MERRY CHRISTMAS AND HAPPY NEW YEAR

روشنی میگزین

شمارہ نمبر 6، دسمبر 2012

بہتر قائد بنئے، بہترین قیادت کیجئے

سرپرستِ اعلیٰ: کرنل البرٹ نسیم صاحب

سرپرست: ای سلیم بھٹی (ایڈووکیٹ)

صدر: دل جان

جنرل سیکریٹری: یونس گل

چیف ایڈوائزر: ایچ جاوید بھٹی

سی۔ڈی۔واسطی

ایڈوائزر: نجیب واسطی

مسز ایتھل مورگن بھٹی

سہراب خان

مسٹر والٹر ولسن

ڈاکٹر سارہ صفدر

کرسٹینا ایلس یوسف

نائب صدر: رنجیت لعل نمبردار

دل زمان

طارق جاوید نشابر

انجم بہزاد

مسز نسرین یونس

مس شہناز سموئیل بلاقی

مسز شہناز جان

یوسف ڈیوڈ گل

طارق نتھانی ایل

گلنار ٹوکس

انیل شفقت

روشنی میگزین

مدیر : کرنل (ر) البرٹ نسیم

معاون : چوہدری دل جان

ادارے کا مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ مدیر

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	تصنیف	صفحہ نمبر
1	اداریہ	کرنل (ر) البرٹ نسیم	2
2	بڑا دن صلح اور میل ملاپ کا دن ہے	پادری ریمنڈ سہیل	3
3	بائبل کی اضافی معلومات	پادری عنصر سلیمان	4
4	ملاقات کے آداب	مِس رضیہ عنایت	6
5	ینگسن آباد پر ایک نظر	چوہدری دل جان	7
6	آج میں سُرخرو ہوں	مسز فرحت یونس گل (یوکے)	8
7	بہت دور ایک گاؤں	چوہدری دل جان	9
8	بڑھاپا بمقابلہ جوانی	عروج مورگن بھٹی (سویڈن)	10
9	ایمان دار کی برگشتگی	مسز ایتھل مورگن بھٹی (سویڈن)	11
10	ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کی کارکردگی	طارق جاوید نشابر	12
11	اب، آپ کی باری ہے!!	نعمان دل جان	13
12	مثالی زندگی	نرمل صدف آشر	14
13	زیست کہانی	کرنل (ر) البرٹ نسیم صاحب	15
14	سالومن کانونٹ سکول	مسز بلقیس سہراب خان (سویڈن)	18
15	بیتی یادیں	کرنل (ر) البرٹ نسیم صاحب	19
16	خُدا کی آواز	رومیل پرویز نور (یوکے)	20
17	قبر کے کتبے کے لئے مناسب آیات	انجم بہزاد (کینیڈا)	22
18	اظہارِ افسوس	پادری ریمنڈ سہیل	23
19	Pearls of Wisdom	Sunita Noman (USA)	27
20	Whom to Trust	Sunfnat Wasti	28

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی ، ینگسن آباد

چک نمبر 371، تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب

فون نمبر: 0562723689

ای میل: yws371@yahoo.com

تعاون

کرنل (ر) البرٹ نسیم .... (کراچی)

یونس گل .... (یوکے)

دل جان .... (کراچی)

Printed By:

GOSPEL PRINTING PRESS (+92-21-32624328, 32213835)

اداریہ

خُداوند یسوع مسیح کے نام میں آپ کو سلام

روشنی کا یہ چھٹا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خُدائے ذوالجلال کا شُکر ہے کہ مُسلسل چھ سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ آغاز میں ہم نے کوشش کی یہ رسالہ فروخت کیا جائے تاکہ خرید کے بعد شوق سے پڑھا بھی جائے۔ اِس کوشش میں ہمیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ہمارے مُلک میں کتاب یا رسالے خرید کر پڑھنے کا کلچر معدوم ہو چکا ہے چنانچہ ہم نے دوبارہ اِس پالیسی کا جائزہ لیا اور ہم اِس نتیجے پر پہنچے کہ اگر سارے رسالے بک بھی جائیں تو رسالے کی چھپائی کے اخراجات کا آدھا حصہ بھی پورا نہ ہوتا چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ رسالہ پڑھنے والوں کو مفت فراہم کیا جائے تاکہ ہمارا پیغام قارئین تک بآسانی پہنچ جائے۔ اِس طرح اِس رسالے کے اخراجات کو پورا کرنے کیلئے جناب یونس گل اور دل جان صاحب جو بالترتیب ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے سیکریٹری جنرل اور صدر ہیں اور اِن کے علاوہ راقم نے اپنی خدمات حاضر کر دیں۔ ہمارے علاوہ چند دوسرے ممبران بھی اس کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں جن کے ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

اِس رسالے کی طباعت اور اشاعت میں دلجان صاحب کی کاوشوں کا ذکر نہ کرنا ایک بڑی ناانصافی ہوگی کیونکہ اُن کی خدمات انتھک، بیش بہا قیمتی اور انمول ہیں شعرا اور مُصنفین کے ہم نہایت ممنون ہیں جو اپنی تصنیفات سے ہمیں نوازتے ہیں۔ پروف ریڈنگ میں مسز مختار البرٹ نسیم ہماری مدد کیا کرتی تھیں۔ اُن کی کمی ہمیں بہت شدت سے محسوس ہوئی۔ اِس سلسلے میں مسز نرمل آشر کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اِس کمی کو اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود پورا کیا۔

سرِ ورق پر آپکو ایک دفعہ پھر بانیٔ ینگسن آباد ڈاکٹر جے ڈبلیو ینگسن کی تصویر اور اُن کے ساتھ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے ممبران کی تصویریں بھی نظر آ رہی ہیں۔ ڈاکٹر ینگسن کے ساتھ یہ ہماری محبت کا اظہار ہے۔ اِس سال ینگسن آباد میں خُدا کے خادم پادری ریمنڈ سہیل نے بڑے دن پر صُلح اور میل ملاپ کی اہمیت کے بارے میں قلم اُٹھایا ہے۔ بائبل کے بارے میں اضافی معلومات پر پادری عنصر سلیمان نے معلومات کی ایک لمبی فہرست لکھی ہے۔ مِس رضیہ عنایت نے ملاقات کے آداب کے عنوان سے مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ ینگسن آباد کے بارے میں ہمیشہ فکر مند رہنے والے دل جان صاحب نے گاؤں کے حالات پر نظر دوڑائی ہے۔ ایسی بیٹیوں کے لئے جن کی شادی ہونے والی ہے یا جو شادی کے بعد سسرال میں مطمعن نہیں اُن کی راہنمائی کے لئے مسز فرحت یونس گل نے "آج میں سرخرو ہوں" کے عنوان سے نصیحت آموز کہانی لکھی ہے۔ سویڈن سے اتھل اور عروج مورگن بھٹی نے معاشرتی مسائل پر اپنے خیالات سے آگاہ کیا ہے۔

مسز مختار البرٹ نسیم ہماری سوسائٹی کی بڑی فعال ممبر تھیں۔ خُدا نے اُنہیں اپنے پاس بُلا لیا۔ اُن کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کیلئے دو مضامین اور ایک نظم میں نے اور میری بیٹی مسز نرمل آشر نے تحریر کیے ہیں رومیل پرویز نور صاحب نے برطانیہ سے خُدا کی آواز کے نام سے مضمون لکھا ہے۔ مسز سُنیتا نعمان نے دانش کے موتی انگریزی زبان میں لکھ بھیجے ہیں۔ سفنات واسطی صاحب کا مضمون اپنے اندر ہم سب کے سوچنے اور اپنے آپ کو درست کرنے کے لئے خاصا مواد سمیٹے ہوئے ہے جس کے لئے میں اِن کو شاباش دیتا ہوں۔

اِس شمارہ کے بارے میں آپکی قیمتی آرا کا انتظار رہے گا۔

میری طرف سے اور میری ٹیم کی طرف سے آپ سب کو بڑا دن اور نیا سال مُبارک ہو۔

آپ کا خیر خواہ مدیر روشنی

پادری ریمنڈ سہیل

بڑا دن صُلح اور میل ملاپ کا دن ہے

لوقا ۲: ۱۵۔۲۰ ''اور چرواہے جیسا اُن سے کہا گیا تھا۔ ویسا ہی سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر خُدا کی تمجید اور حمد کرتے ہوئے لوٹ گئے۔''

بڑے دن کے عظیم دن میں شامل ہونے سے پہلے بڑے دن کے بارے جاننے کی کوشش کریں کہ بڑا دن کیا ہے اور کیوں بڑا دن مناتے ہیں۔

(۱) بڑا دن بے شک دوسرے دنوں سے بڑا نظر نہیں آتا مگر ہمارے لئے کیوں بڑا دن ہے۔ ابتدائی ایمانداروں کی جماعت نے روحانی تحریک سے معلوم کر کے اس عام دن کو بڑے دن کا نام دیا۔ کیونکہ اس دن دنیا کا نجات دہندہ پیدا ہوا (فرشتہ نے کہا) تُو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اُنکو اُنکے گناہوں سے نجات دیگا''۔

(۲) بڑا دن ہم کیوں مناتے ہیں؟

اِسلئے کہ آسمانی لشکر کی ایک گروہ خُدا کی حمد کرتی اور یہ کہتی ظاہر ہوئی کہ عالمِ بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے، صُلح۔

آسمانی فرشتوں نے خدا سے الگ اور دُور بھٹکے ہوئے انسان کو ملانے کی خوشخبری دی اور صُلح کا پیغام دیا۔ یعنی خدا اور نافرمان انسان کے درمیان صلح۔

آدم اور حوا کی نافرمانی نے خدا اور انسان کے درمیان جدائی کرادی اور باغ عدن سے نکل جانے کے بعد یسوع ایک وسیلہ بنا تا کہ اپنا خون دیکر دوبارہ خدا اور انسان کا ملاپ کروائے۔ سو یسوع کے پیدا ہونے اور صلیب پر چڑھ کر مار کھانے اور صلیبی موت گوارہ کرنے سے خُدا اور انسان کی صلح ہوگئی۔

افسیوں ۲: ۱۴۔ '' کیونکہ وہی ہماری صُلح ہے۔ جس نے دونوں کو ایک کرلیا اور جدائی کی دیوار کو جو بیچ میں تھی ڈھادیا۔''

کلسیوں ۱: ۲۰۔ ''اور اُس کے خُون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صُلح کر کے سب چیزوں کا اُسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی۔''

(۳) انسانوں کی انسانوں کے ساتھ صُلح کا دن۔ یہ دن بنی نوع انسان کی انسانوں کے ساتھ صلح کا دن ہے۔ دنیا میں اقوامِ عالم اور سلامتی کونسل کے ممبران کے اندر لڑائیاں اور جھگڑے ہیں۔ انسان آپس میں اپنے مقصد کے لئے صلح کرتا ہے۔ سلامتی کونسل کے ممبران اپنے دھڑے کی بنا پر صلح کرتے ہیں۔ مگر بڑے دن کا مالک بے لوث اور قیمتی خون دے کر انسانوں کا انسانوں کے ساتھ صُلح کروانے والا ٹھہرا۔

کلام میں لکھا ہے۔ لُوقا ۲: ۱۴۔ '' عالمِ بالا پر خدا کی تمجید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی صلح۔''

آیئے اِس بڑے دن کے موقع پر اُس کی قیمتی قربانی اور عمل کو یاد کرتے ہوئے آپس میں صُلح کریں۔ کلام میں سے یسُوع کی راہنمائی حاصل کریں اعمال ۴: ۳۲ ''اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چیزیں مُشترک تھیں۔''

موجودہ دور نفسا نفسی کا دور ہے۔ آیئے یسُوع کے دن کو مناتے ہوئے ایک ہو جائیں۔ تا کہ بڑے دن کی خوشیاں سب ایک جیسی منا سکیں۔

فلپیوں ۴: ۷۔ ''خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے۔ تمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یسُوع میں محفوظ رکھے گا۔ مسیح یسُوع کی راہنمائی انسان کی انسان کے لئے صُلح کا پیغام ہے اِس پر عمل کریں۔

(۴) یہ صُلح عارضی نہیں بلکہ ہمیشگی کی صُلح ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے اس عمل سے انسان کی انسان کے ساتھ مسیح یسُوع میں صُلح ہوگی۔ یسعیاہ نبی نے اس صُلح کے بارے کہا کہ۔ '' بھیڑیا برّہ کے ساتھ اور چیتا بکری کے بچہ کے ساتھ بیٹھیگا۔ اور بچھڑا اور شیر بچہ اور پلا ہوا بیل مِل جُل کر رہیں گے اور ننھا بچہ اُن کی پیش روی کریگا'' یسعیاہ ۱۱: ۷۔۶

آیئے بڑے دن کے موقع پر صُلح اور میل ملاپ پیدا کر کے وہ برکات حاصل کریں۔ جو مسیح میں ایماندار کو نصیب ہوتی ہیں۔

ینگسن میموریل چرچ اور کلیسیا کے ایلڈران کی طرف سے بڑے دن کی خوشیاں مبارک ہوں۔

پادری عنصر سُلیمان

بائبل کی اضافی معلومات

جب ہم بائبل مقدس کو پڑھتے ہیں تو کیا ہم سمجھ کے ساتھ پڑھتے ہیں؟ شاید نہیں ہم ہر روز بائبل پڑھتے ہیں لیکن اسکی باریکیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسکے سیاق وسباق کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسکے پس منظر پر غور نہیں کرتے اور صرف طوطے کی رٹ کی طرح پڑھتے جاتے ہیں۔ آیئے میرے دوستو اور معزز بہنو ہم بائبل مقدس کو بنظر عمیق پڑھیں اور اسکی باریکیوں اور اسکے حقائق سے متعارف ہوں۔

1۔ دانی ایل نبی عراق کا باسی تھا۔

2۔ دانی ایل نبی وزیر اعظم تھا اسکو پرانے عہد نامہ میں حکیم اور نئے عہد نامہ میں نبی کہا گیا ہے۔ یہ دانشمند اور صاحب حکمت تھا۔

3۔ بائبل کا کاغذ پاپئرس درخت سے بنا ہے یہ درخت فلسطین میں کثرت سے ہے۔

4۔ ربقہ کو سونے کی نتھ اور کڑے ابراہام کے نوکر الیعزر نے پہنائے تھے۔

5۔ یسوع کو انکی پیدائش کے وقت جس کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا گیا وہ کپڑا ایک عام غریب سے بچے سے ملا تھا۔ کپڑا پورا تھان تھا۔

6۔ خداوند یسوع کی تصویر یسوع کے کفن سے بنی تھی جب یسوع زندہ ہو گئے تو انکے کفن پر انکی دھندلی سی تصویر تھی۔ کفن 21 فٹ لمبا 3 فٹ چوڑا تھا۔

7۔ جب یسوع نے پطرس کو کہا کہ آج رات مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا تو یاد رکھیئے کہ مُرغ کی بانگ دراصل ایک وِصل تھی یہ وصل چوکیدار بجاتا تھا لہذا اس وِصل کو مُرغ کی بانگ کہا گیا ہے۔

8۔ جب ہیکل کی بنیاد رکھی گئی تھی تو کاہن گاؤن پہنکر نرسنگے بجاتے ہوئے آئے۔

9۔ دنیا میں سب سے بڑا گرجا گھر روم میں ہے اور روم اٹلی کا شہر ہے۔

10۔ لاوی کاہنوں کے معاون ہوتے ہیں۔

11۔ ہیکل کی لکڑی بحری جہاز پر لبنان سے آئی تھی لکڑی دیودار کی تھی۔

12۔ نوح کی قبر نکسوانہ میں ہے اور نکسوانہ ٹرکی میں ہے۔

13۔ نوح کشتی میں ایک سال اور سات دن رہا۔ وہ طوفان آنے سے ایک ہفتہ پہلے کشتی میں داخل ہوا۔

14۔ نوح کی کشتی میں ایک ہزار اور پچپن کمرے تھے۔

15۔ پولُس کا ایک رشتہ دار جو اسکے ساتھ قید تھا اسکا نام تھا پونیاس۔

17۔ سلیمانی ہیکل سفید پتھروں سے سات سالوں میں بنی تھی۔

18۔ اوریم وتمیم دو پتھر ہیں ایک کالا اور ایک سفید ان سے کاہن خدا کی مرضی معلوم کرتے تھے اگر سفید پتھر نکل آئے تو خدا کی مرضی مثبت پہلو میں اور اگر کالا پتھر نکل آئے تو خدا کی مرضی منفی پہلو میں ہوتی تھی۔

19۔ باغ عدن آدم وحوا کی قبر وسدرک میسک عبد النجو کی آگ کی بھٹی اور دانی ایل کا گھر اور شیروں کی غار عراق میں ہے۔

20۔ یسوع کا کفن یوسف ارمتیہ کا نوکر لیکر آیا تھا۔

21۔ یوآنہ جس نے یسوع کے زندہ ہونے کی خبر دی اسکے شوہر کا نام تھا خوزہ۔

22۔ وہ ارغوانی چوغہ جو یسوع کو پہنایا گیا تھا وہ چوغہ دراصل کپتان جولئیس کا تھا اس نے بڑی عقیدت سے یسوع کو دے دیا۔

23۔ کرنیلیس کی بیٹی رومیلا کا نکاح فلپس نے کیا جو عظیم مبشر تھا۔

24۔ کرنیلیس کی بیٹی رومیلا کی شادی پلاطس کے کپتان پولیس سے ہوئی۔

25۔ کرنیلیس کی بیٹی رومیلا بہت زبردست سنگر تھی۔

26۔ وہ عورت جسکو بارہ برس سے خون (حیض) کی بیماری تھی اسکا نام تھا برنیس لاطینی میں ہے ویرونیکا۔

27۔ پلاطس نے یروشلیم میں آب رسانی کیلئے ہیکل کے خزانہ سے پیسے چوری کیئے۔

28۔ پطرس نے یسوع کی رہائش کیلئے اپنے گھر میں ایک کمرہ وقف کیا تھا۔
29۔ پطرس کی قبر پر آجکل چرچ بن گیا ہے جسکا نام ہے سینٹ پیٹر چرچ۔
30۔ جس جیل میں پولس اور پطرس کو رکھا گیا اس جیل کا نام تھا مامرتینی۔
31۔ مرقس کی قبر سکندریہ کے گرجا گھر میں الطار کے نیچے ہے۔
32۔ سکندریہ کی لائبریری میں نو لاکھ کتابیں ہیں۔
33۔ جن جادوگروں نے پولس کے پیغام سے اپنے جادو کی کتابیں جلادیں اور مسیحی ہوگئے انکے نام تھے ہرمونگس اور فلیٹس۔
34۔ فلپس کا کفن تھا درختوں کے پتے۔
35۔ متی نے جس قلم سے متی کی انجیل لکھی اسی قلم سے پہلے وہ محصول لکھتا تھا۔
36۔ جب یسوع نے متی کو محصول کی چونگی سے بلایا تو اس وقت متی نے اپنے دفتر کے عملہ کو الوداعی پارٹی دی تھی۔
37۔ جس دن یسوع مصلوب ہوئے اس دن سے متی نے گوشت کھانا چھوڑ دیا۔
38۔ متی کی قبر اٹلی کے شہر سلوانو میں کیتھیڈرل چرچ میں الطار کے نیچے ہے۔
39۔ متی ایتھوپیا میں کلہاڑی سے شہید ہوا۔
40۔ پولس کو ایک خاتون نے دفن کیا تھا جسکا نام تھا لوقیانہ۔
41۔ لوقا کی سیرت میں تین باتیں تھیں 1 طبیب 2 شاعر اور 3 موسیقار
42۔ شولمیت کا دوسرا نام تھا بروائن یہ شولیم کی باسی تھی۔
43۔ سلیمان بادشاہ نے ایک ہزار اور پانچ گیت لکھے۔
44۔ وہ بچہ جسکو یسوع نے اٹھا کر کہا کہ جو بچے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اس بچے کا نام تھا اغناطیوس۔
45۔ خداوند یسوع کی تصویر کے نیچے اکثر یہ الفاظ نظر آتے ہیں جو کہ لاطینی زبان کے ہیں ECCE HOMO اسکا مطلب ہے دیکھو یہ آدمی۔
46۔ خداوند یسوع کو پریتورین یعنی قلعہ کے صحن میں کوڑے لگائے گئے۔
47۔ یسوع کی صلیب کا وزن تھا 85 کلو جبکہ اسکی لمبائی تھی آٹھ فٹ صلیب زیتون کی لکڑی کی تھی جو دو شہتیروں پر مشتمل تھی۔
48۔ یسوع کے ہاتھ پاؤں میں 9 انچ لمبے اور تین سوتر موٹے کیل لگے۔
49۔ خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ آخری فسح یروشلیم کے جنوب مغربی علاقہ کے ایک گھر میں کھائی تھی۔
50۔ جب سپاہی یسوع کو مصلوب کر چکے تو اسکے کپڑے لیکر چار حصے کیئے یہ چار حصے تھے پہلا جوتا دوسرا پگڑی تیسرا پیٹی چوتھا چوغہ
51۔ یعقوب کے بیٹے یوسف کا دوسرا نام تھا صفنات فعنیح یہ نام فرعون نے رکھا۔
52۔ قانائے گلیل میں شمعون قنانی کی شادی تھی۔
53۔ زربابل کا دوسرا نام تھا شیش بضر۔
54۔ سارہ اپنی شادی کے بعد 25 سال تک اولاد کیلئے ترستی رہی۔
55۔ یروشلیم کا پرانا نام تھا یبوس۔
56۔ پطرس کو قید خانہ سے فرشتہ نے آزاد کیا تھا۔
57۔ پوری دُنیا میں 2 ارب 92 کروڑ مسیحی ہیں جو دُنیا کی ٹوٹل آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔
58۔ پولس نے کہا کہ میرے جسم میں کانٹا چبھو دیا گیا ہے یہ کانٹا تھا شیطان کا قاصد۔
59۔ آخز بادشاہ کے پاس جو گھڑی تھی اسکا نام تھا دھوپ گھڑی۔
60۔ عہد کا صندوق بضلی ایل نے کیکر کی لکڑی سے بنایا۔
61۔ نوح کی کشتی گوپھر کی لکڑی سے بنی تھی اور گوپھر چیڑ کو کہتے ہیں۔
62۔ خداوند یسوع یوحنا سے بپتسمہ لینے کیلئے 60 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے دریائے یردن پر پہنچے تھے۔
63۔ سامی یہودی عربی۔اسوری۔آرمینوی فونیکی یہ سب سم کی نسل سے ہیں۔جبکہ حبشی۔مصری۔کنعانی۔فلستی اور بابلی یہ سب حام کی نسل سے ہیں۔یاد رکھیے کہ انگریز۔یورپین۔مدیانی یونانی اور اہل کپرس یہ سب یافت کی نسل سے ہیں۔
64۔ سلیمان بادشاہ کا تخت ہاتھی دانت کا تھا۔
65۔ ہرمجدون ایک پہاڑ کا نام ہے جہاں پر نیکی اور بدی کی قوتوں میں آخری فیصلہ کن جنگ ہوگی۔
66۔ ینیس اور یمبریس یہ مصری جادوگروں کے لیڈر تھے فرعون نے انہی کو بلایا تھا انہوں نے ہی موسیٰ کے معجزات کی نقل کی تھی۔
67۔ کوہ اراراط ترکی میں ہے اسی پہاڑ پر نوح کی کشتی رک گئی تھی۔

68۔ پوری دنیا میں 6000 زبانیں ہیں پاکستان میں 57 زبانیں بولی جاتی ہیں۔

69۔ عمرام نے اپنی پھوپھی یوکبد سے شادی کی تھی۔

70۔ ایک کان کا چھیدا جانا یہ غلام ہونے کی علامت تھی۔

71۔ شمعدان میں زیتون کا تیل ڈالا جاتا تھا جو روح القدس کی عکاسی کرتا ہے۔

72۔ بخور پانچ چیزوں سے بنتا تھا، مر، مصطاگی، لون، لوبان، نمک۔

73۔ آستر کی کتاب میں لفظ "خدا" نہیں ہے۔

74۔ بسن کا علاقہ زور آور جانوروں کیلئے مشہور ہے۔

75۔ یسعیاہ 05:58 میں ایک لفظ ہے "جھاؤ" یہ سدا بہار جھاڑی ہے جو صحرائے سینا اور فلسطین کے ریتلے علاقوں میں پائی جاتی ہے اسکا قد 2 تا 4 میٹر ہوتا ہے موسم بہار میں اس پر مٹر کی طرح کے سفید پھول نکلتے ہیں۔ یہ سایہ دار ہے ایلیاہ مایوسی میں جھاؤ کے نیچے ہی بیٹھا ہوا تھا اسکی جڑوں سے عمدہ قسم کا کوئلہ بنتا ہے۔

76۔ شنگرفی:۔ یہ سرخ رنگ کی دھات ہے جو گندھک اور پارے کی آمیزش سے بنتی ہے اور نقاشی اور مُصوری میں اِستعمال ہوتی ہے۔

77۔ یسوع کی جائے وِلادت 39 فٹ لمبی 11 فٹ چوڑی اور 9 فٹ اُونچی تھی۔

78۔ جس آدمی نے یسوع کو کہا کہ اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟ وہ آدمی فلپس تھا۔

79۔ خداوند یسوع 36 گھنٹے قبر میں رہے۔

80۔ اتھینے شہر میں 32000 بت تھے۔

دو سردار جنگل میں سفر کر رہے تھے سامنے شیر آ گیا۔
ایک نے مٹی کا ڈھیلا اُٹھا کر اُسے مارا اور بھاگ نکلا۔
دوسرا اکھڑ رہا پہلا دوسرے سے۔ نس وی
دوسرا۔ میں کیوں نساں شیر نوں تُوں ماریا اے کہ میں۔

مِس رضیہ عنایت

ملاقات کے آداب

☆ ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے استقبال کیجئے، مسرت ومحبت کا اظہار کیجئے اور سلام میں پہل کیجئے۔

☆ جب کسی سے ملاقات کا ارادہ ہو تو پہلے اس سے وقت لے لیجئے، یوں ہی وقت بے وقت کسی کے یہاں جانا مناسب نہیں۔

☆ جب کوئی آپ کے یہاں ملنے آئے تو محبت آمیز مسکراہٹ سے استقبال کیجئے۔

☆ کام کی باتیں کیجئے، بیکار باتیں کر کے اپنا وقت ضائع نہ کیجئے۔

☆ کسی کے ہاں جایئے تو دروازے پر اجازت لیجئے۔

☆ کسی کے یہاں جاتے وقت کبھی کبھی مناسب تحفہ بھی ساتھ لیتے جایئے، تحفہ دینے دلانے سے محبت بڑھتی ہے۔

☆ جب کوئی ضرورت مند آپ سے ملنے آئے تو جہاں تک ممکن ہو، اس کی ضرورت پوری کیجئے۔

☆ آپس میں میل جول بڑھانا اور ایک دوسرے کے کام آنا بڑی پسندیدہ بات ہے۔

☆ رات کے وقت کسی کے یہاں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے آرام کا لحاظ رکھئے۔

☆ گفتگو میں اپنی امتیازی شان ظاہر کرنے، اپنی اہمیت جتانے، اپنے ساتھیوں کو نظر انداز کرنے اور مخاطب کو صرف اپنی ذات کی طرف متوجہ کرنے سے سختی سے پرہیز کیجئے۔

چوہدری دل جان

ینگسن آباد پر ایک نظر

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی عرصہ ۱۱ سال سے اس گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہی ہے، لیکن کبھی کسی رہائشی نے یہ نہیں سوچا ہوگا کہ ہم نے اس ویلفیئر میں کتنا حصہ ڈالا ہے یا سوسائٹی کو کتنا ٹائم دیا ہے۔ ذرا غور کریں، کیا میں نے اس گاؤں کے لیے اپنا حق ادا کیا؟ کسی صاحب نے ہمیں یہ بات کہی کہ ینگسن آباد کے لوگ مخلص نہیں ہیں شائد یہ بات غلط نہ ہو لیکن ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچنا ہے کہ میں گاؤں سے کتنا مخلص ہوں اور میں نے اپنے گاؤں کے لیے کیا کیا۔ جو لوگ گاؤں کے لیے کچھ کرتے ہیں انھوں نے کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا وہ یہ تصور کرتے ہیں کہ ہماری ہی کوتاہی کی وجہ سے یہ گاؤں ترقی نہیں کر پا رہا۔ اور جونہی خدا کی نظر کرم ان پر ہوئی انھوں نے دل کھول کر اپنا روپیہ پیسہ لگایا اور وقت بھی دیا میں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ان کو سلام کرتا ہوں اور خدا سے دعا گو ہوں کہ خدا ان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ اپنی ذات کے لیے تو انسان بہت کچھ کرتا ہے، لیکن فلاحی کام کے لیے بہت کم لوگ آگے آتے ہیں۔ اس گاؤں کی فلاح کے لیے جن لوگوں نے سب سے زیادہ کوشش کی اُن میں پہلے نمبر پر جناب پادری نتھانئیل برکت صاحب، دوسرے نمبر پر جناب سہراب خان صاحب اور تیسرے نمبر پر جناب یونس گل جھلکی والے ہیں۔ یہ وہ اشخاص ہیں جو ملک سے باہر رہ کر اپنے گاؤں کا درد رکھتے ہیں، کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو پاکستان میں رہ کر اپنے گاؤں کے لئے فکر مند رہتے ہیں، ان میں سے ایک جناب کرنل البرٹ نسیم صاحب ہیں، جو کہ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے سرپرست ہیں، جنھوں نے سوسائٹی کے ساتھ مل کر ینگسن آباد میں چند فلاحی کام شروع کیے ہیں، جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی ۱۱ سال سے اپنی مدد آپ کے تحت اس گاؤں میں کام کر رہی ہے اور ہر سال گاؤں کے مستحق افراد کی مدد کرتی ہے، اس نیک کام میں سب سے زیادہ اعانت یونس گل صاحب، کرنل البرٹ نسیم صاحب اور دِل جان صاحب کرتے ہیں، جن کے تعاون سے یہ سوسائٹی کامیابی کی طرف گامزن ہے اور میں جناب سہراب خان کا مشکور ہوں جو سویڈن میں رہ کر اپنے گاؤں کا درد رکھتے ہیں، اُنہوں نے ایک اچھا تعلیمی ادارہ اس گاؤں میں بنایا ہے اور غریب اور مستحق بچوں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ میں ینگسن آباد کے درد مند افراد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے ساتھ مل کر یا ذاتی طور پر ایسے فلاحی کام کریں جو نظر آئیں۔ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کی طرف سے آپ سب کو کرسمس و نیا سال مبارک ہو۔

ینگسن آباد سے باہر رہنے والوں کیلئے خوشخبری

اگر اندرونِ یا بیرونِ ملک کوئی شخص یا فیملی ینگسن آباد میں کرسمس دیکھنا چاہتی ہو اور یہ سوچتی ہو کہ ہم کہاں رہیں گے تو ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کھلے دل سے آپ کو خوش آمدید کہتی ہے آپ آنے سے پہلے ینگسن ویلفیئر سوسائٹی سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کیلئے تمام انتظامات کرینگے۔

President: **Dil John** (0300-9232138)
Secretary: **Younas Gill** (00441922428716)

25 دسمبر 2012ء کرسمس پر ینگسن آباد کے ارد گرد کے گاؤں سے جو لوگ عبادت کیلئے آئیں اُنہیں ینگسن ویلفیئر سوسائٹی خوش آمدید کہتی ہے اور عبادت کے بعد اُنکو دوپہر کے کھانے کی دعوت دیتی ہے۔

مسز فرحت یونس گل (یوکے)

’’ آج میں سُرخرو ہوں‘‘

سسرال کی ایک ہردل عزیز بہو کے قیمتی مشورے

کیتھرین کی شادی کو ۱۵ سال مکمل ہو چکے ہیں ، آج وہ ایک کامیاب بیوی ماں، بہو اور بھابی کی حیثیت سے اپنے سسرال میں راج کر رہی ہے۔ خاندان بھر میں اس کے سلیقے ،فرمانبرداری اور ذہانت کے چرچے ہیں۔ ہر شخص اسکا مداح ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بچوں کی بھی ذہانت اور اچھی عادات و اطوار کا ہر جگہ ذکر ہوتا رہتا ہے وہ اپنے رب کی شکر گزار ہے لیکن اکثر اس کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں یہ یاد کر کے کہ اس مقام کو پانے کے لئے اس نے کتنی قربانیاں دی ہیں۔

آج اس کی کزن صبا اس سے ملنے آئی ،جس کی شادی ابھی کچھ سال پہلے ہی ہوئی تھی، لیکن یہ شادی سے پہلے والی صبا تو نہ تھی ، کچھ الجھی الجھی سی اور سسرال سے خائف دکھائی دے رہی تھی۔ کہنے لگی ’’باجی سمجھ میں نہیں آتا، میری ایک چھوٹی سی غلطی کو وہاں ایک بڑا ایشو کیوں بنا دیا جاتا ہے۔ کتنا بھی کام کرلوں، کوئی بھی سراہنے والا نہیں ۔ میاں صاحب سے کہتی ہوں ،تو وہ درگزر کا درس دینے لگتے ہیں۔ ہر شخص الگ مزاج کا حامل ہے۔ سب کو مطمئن کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔‘‘ کیتھرین نے اپنی کزن کی باتیں بہت غور سے سننے کے بعد ایک طویل سانس بھر کر کہا ’’ڈیئر صبا، تمہیں سب سے پہلے اپنی زندگی میں صبر اور شکر کو شامل کرنا پڑے گا اور چند سال تو تمہیں قربانیاں ہی دینا ہیں۔ تم کیا سمجھتی ہو کہ آج سسرال میں، میرا مقام صرف قسمت ہی کا ودیعت کردہ ہے، نہیں میری جان، سب سے پہلے تو یہ بات گرہ سے باندھ لو کہ تمام لاڈ، ناز نخرے لڑکی کو میکے کی دہلیز پار کرتے ہی، یادوں کے ساتھ میکے ہی میں چھوڑ دینے چاہئیں۔

صبح دیر تک بستر پر پڑے رہنا، امی کی ڈانٹ ڈپٹ ہنسی میں ٹال دینا، وہ تو گزرے زمانے کی باتیں تھیں۔ شادی کے بعد دیر تک سونا، بہو بیگم کے پھوہڑ ہونے کی سب سے پہلی دلیل بن جاتی ہے۔ پابندیٔ وقت کو ہر حال میں ملحوظِ خاطر رکھنا اور تمام کام ذمہ داری سے انجام دینے ہیں۔ وہاں پر امی اور ابو کی طرح نصیحت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، البتہ غلطیوں کی نشان دہی بار بار کی جاتی ہے۔ اگر کبھی سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو سب اپنی رائے کا برملا اظہار ضرور کریں گے، لیکن لذیذ کھانا بنانے پر تعریفی جملے شاذ و نادر ہی سننے کو ملیں گے۔ اس لئے اپنی چھوٹی سی غلطی کا اعتراف کرلو اور تعریف و توصیف کی توقع نہیں رکھو۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کے میکے سے فون آتا ہے کہ گھر آجاؤ، سب یاد کر رہے ہیں یا تمہاری پسند کی ڈش بنی ہے یا کسی کی طبعیت خراب ہے، لیکن سسرال میں کوئی نہ کوئی مصروفیت نکل آتی ہے، تو بجائے اس کے کہ ٹیلی فون پر اپنا اور اپنی امی کا دل خراب کرو، بہتر ہوگا کہ سہولت سے انہیں پھر آنے کا وعدہ کر کے منع کردو اور اوّلیت اپنے سسرال ہی کو دو۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر میکے جانے والی لڑکیوں کے میکے جانے کے بعد سسرال میں باقاعدہ ایک گول میز کانفرنس منعقد ہوتی ہے، جس میں تمہارے تمام گنوں کا ازسرِ نو تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا، خاموشی کو اپنا بہترین ہتھیار جانو، یہ نہیں کہ ہر ایک بات پر ایک محاذ کھڑا کرلو اور میاں صاحب کو بدگمان کرو۔ وہ بیچارا تو پہلے ہی گھر والوں کی فرمانبرداری اور بیوی کی محبت کے درمیان سینڈوچ بنا ہوتا ہے۔ ایسی بات نہیں کہ سسرال ایک بڑا محاذِ جنگ ہے۔ تم چاہو تو اسے اپنی سمجھداری سے جنت بنا سکتی ہو۔ میری جان صبا، صرف چند سال کی بات ہے، پھر سب کی چاہتیں اور محبتیں تمہارے پاس ہوں گی۔ ارے پگلی، خود کو بدلنا زیادہ آسان ہے یا پورے کنبے کو بدلنا۔ تمہیں اس سلطنت کا حصہ بننا ہے، تو ان کی عادات واطوار اپنانی ہوں گی اور صبر کا دامن تھامتے ہوئے شکر گزاری کو اپنا شعار بنانا ہوگا۔‘‘ اتنی لمبی تقریر نے صبا کے چہرے کے تاثرات ہی بدل دیے تھے۔ ابھی کچھ دیر پہلے جو لڑکی الجھن کا شکار دکھائی دے رہی تھی۔ اب اس کے چہرے پر سکون کا عکس دیکھتے ہوئے، میں نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

چوہدری دل جان

بہت دور ایک گاؤں

بہت دور ایک گاؤں ہے میرا
جہاں میرے بچپن کے جگنو
ابھی تک گھنے درختوں پر چمکتے ہیں
میری زبان سے گرے
توتلے لفظ اب بھی
کئی سال سے غیر آباد گھر کی
پُرانی مجھکی، آخری سانس لیتی ہوئی
سیڑھیوں پر پڑے ہیں
کہ جیسے خاموشی کے سینے میں
خنجر گڑے ہیں

بہت دور گاؤں ہے میرا
جہاں شام ہوتے ہی
تاریکیاں پھیل جاتی ہیں
آٹے کی چکی کی ٹک ٹک
پرندوں کی ڈاریں
کہیں دور جاتی ہوئی
گھنٹیوں کی صدائیں
سبھی ایک خاموش لَے میں بدل کر
سیہ رات کی جھیل میں ڈوبتی ہیں

بہت دور گاؤں ہے میرا
جہاں لالٹینوں کی مدھم
لرزتی ہوئی روشنی میں
سبق یاد کرتے ہوئے
میں نے اچھے دنوں کے
خواب دیکھے تھے
بہت دور ایک گاؤں ہے میرا
جہاں
پرچھائیاں ہیں
اُداسی میں ڈوبے ہوئے راستے
کھیت، اسکول، جوہڑ،
درختوں کے جھرمٹ، پراسرار تنہائیاں ہیں

بہت دور گاؤں ہے میرا
جہاں چاند راتوں میں
خاموش گلیوں سے
بوڑھے درختوں کی شاخوں سے
سوئے ہوئے آنگنوں سے گزر کر
ہوا اب بھی آتی ہے
چُپکے سے مُجھ کو بلاتی ہے
لیکن نہ پا کر مجھے لوٹ جاتی ہے
عادت ہوا کی ابھی تک وہی ہے
کہ فطرت ہوا کی ابھی تک وہی ہے
مگر زندگی نے مجھے روند ڈالا ہے
شہروں کی بے راستہ بھیڑ میں۔۔۔!

سردارنی اپنے خاوند کی لاش پر ماتم کرتے ہوئے۔ وے تُوں اُو تھے
ٹُر گیا جتھے دیوانہ بتی۔ وے تُو اُو تھے ٹُر گیا جتھے بجلی نہ پانی۔
بچے نے ماں سے پوچھا۔ باپو کتے پاکستان تے نئیں ٹُر گیا۔

عروج مورگن بھٹی (سویڈن)

بڑھاپا بمقابلہ جوانی

بڑھاپے کا جوانی سے مقابلہ لکھنے کے پیچھے ایک وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ ماضی تو کم وبیش سب کو ہی یاد آتا ہے مگر بالخصوص گزری ہوئی جوانی تو اکثر ہی یاد آتی ہے۔ بڑوں کی صحبت میں جب بیٹھیں تو اکثر جوانی کے تذکرے ہو ہی جاتے ہیں، جو کہ اُن کی اپنی ہی عمدہ مثالوں پر اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو وہ واقعات محوِ گفتگو جوانوں کو اپنے تجربات سے آگاہ کرنے کی غرض سے بتائے جاتے ہیں تو کبھی کبھار بس یوں ہی، دل بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے کہاوت ہے جوانی تو سب ہی پر مہربان ہوتی ہے اور اس مہربان کی قدر تو ہر کوئی کرتا ہے، جوزور، طاقت، جذبہ، ولولہ، ہر شے ہی ساتھ لے کر آتی ہے۔ ہاں اگر کِسی شے کی کمی ہوتی ہے تو وہ شاید تجربہ ہے مگر اس کے بھی کئی پہلو ہیں تجربہ کِس حد تک کافی ہے یا کس حد تک تجربے کو قابلِ تسلیم کے ضمرے میں لایا جاتا ہے، یہ نکات غور طلب تو ہیں مگر قابلِ بحث بھی۔ لہذا ایک عام جائزے کے مطابق بس ہم فی الحال یہ مان لیتے ہیں کہ جوانی میں تجربے کی مقدار بعض حلقوں میں کم تصور کی جاتی ہے۔

اکثر جب جوانوں کی بات ہوتی ہے تو کسی حد تک ہمارے بڑے اُن کی بات کو غیر سنجیدہ بھی تصور کرتے ہیں۔ کبھی تو یوں بھی دکھتا ہے جیسے سالوں کی گنتی کی اہمیت، بات کے وزن سے بھی زیادہ ہے اور پھر اوپر سے ہمارا مشرقی معاشرہ اور اِس کی دل موہ لینے والی روایات اور اقدار جن کو سامنے رکھتے ہوئے اگر عاجزانہ انداز میں ہی کوئی جوان اپنے سے بڑے کی بات سے کسی غیر معمولی نکتے کی بنا پر بھی اختلاف رکھے تو اس پر بدتمیز زبان دراز اور نہ جانے کن کن الفاظ کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اب اسی سسٹم کو سامنے رکھ کر دیکھئے اور بتایئے کہ قصور بڑوں کا ہے، معاشرتی اقدار کا یا پھر جوانوں کا؟ بڑوں کی عزت واحترام لازم اور اپنی جگہ لیکن سوال یہ ہے کہ بڑوں کی درستگی جائز ہے یا پھر ناجائز؟ اگر برابری کی سطح پر دیکھا جائے تو جب بڑوں کو چھوٹوں میں کوئی کمزوری دکھائی دیتی ہے تو وہ اس کو اپنی ذمہ داری مانتے ہوئے اس سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ فعل چھوٹوں کے کرنے کے لئے بھی ہے؟ آج کے معاشرے میں کیا اصل قدر ہے تو کیا من گھڑی بات جس کو زبردستی ہی معاشرتی اقدار کا حصہ بنا دیا گیا ہے اس کا کھوج لگانا کوئی آسان کام نہیں، بڑے چھوٹوں کی غلطی پر تو ڈانٹ ڈپٹ کر اُن کو غلطی کا احساس دلا دیتے ہیں، لیکن ایک ایسا معاشرہ کیسے ترقی کر سکتا ہے جہاں بڑوں کی درستگی کرنے والا ہی کوئی نہ ہو شاید بہت سے بڑے آج کے اس جدید دور میں بھی جہالت میں واپسی کا راستہ تلاش کرتے دکھائی دیتے ہیں اور صدیوں پہلے کے زمانے کو جو کہ اُنہوں نے بھی دراصل دیکھا نہیں بلکہ صرف پڑھا اور سُنا ہے، کو واپس لانا چاہتے ہیں۔ اکیسویں صدی میں داخلے کے باوجود ہم پیچھے کو گامزن ہیں اور یہی وجہ ہے ہمارے معاشرے اور ملک وقوم کی تنزلی کی۔ محض چھوٹوں ہی کی درستگی درکار نہیں مگر جن باتوں میں بڑوں کی درستگی کی ضرورت ہو وہ بھی ہونی چاہیئے، جوانوں نے اب کے میدان کو سنبھالنا ہے لیکن اُن جوانوں کی تعلیم وتربیت کیلیئے ایسے بڑوں کی ضرورت ہے جن کی خود کی تربیت ہو چکی ہو۔ اگر سکھانے والا ہی غلط ہوگا تو یقیناً وہ غلطیاں اور کمیاں شاگرد میں بھی عیاں ہونگی، شاید اگر میں لکھتی ہی چلی جاؤں تو اصل مقصد اور پیغام اوجھل ہو جائے۔ بات مختصر اور با معنی ہی ہو تو اچھی لگتی ہے اور پھر سمجھدار کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔

آپکی ضرورت کے عین مطابق
اگر آپ کی جگہ یا زمین ینگسن آباد میں ہے اور آپ زمین خریدنا یا بیچنا چاہتے ہیں تو اپنی جائیداد کی خرید وفروخت کیلیئے ینگسن ویلفیئر سوسائٹی سے رابطہ کریں۔
برائے رابطہ: 0300-9232138, 0562-723538

مسز ایتھل مورگن بھٹی (سویڈن)

ایمان دار کی برگشتگی

برگشتہ شخص سب سے پہلے اپنے خاندان کیلئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ نافرمان شخص روحانی پناہ اور حفاظت کے بغیر خطرناک جگہ پر ہوتا ہے۔ کئی دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آج بہت اچھا اور مضبوط مسیحی ہے لیکن بعد میں وہ برگشتہ ہو گیا کیوں؟ اسکا مطلب صاف ظاہر ہے کہ وہ خداوند کی رفاقت میں رہنا نہیں چاہتا۔ ا۔کرنتھیوں 12:10 میں لکھا ہے کہ جو کوئی اپنے آپکو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے ہم خدا کے فضل اور قوت سے قائم رہتے ہیں اور وہی ہمیں سنبھالنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ایمان سے پھر جانا: ایمان سے پھر جانے کا مطلب ہے خدا سے پھر جانا اور اُس سے دور ہو جانا۔ خداوند سلیمان بادشاہ سے ناراض ہوا کیونکہ اسکا دل خداوند سے پھر گیا تھا۔ ایمان کی برگشتگی کا مطلب ہے اپنے ایمان میں ٹھنڈا پڑ جانا اور اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دینا میں سمجھتی ہوں برگشتگی ایک گناہ ہے جو خدا سے جدا کر دیتا ہے۔ ایک سرگرم ایمان دار جب اپنے جوش میں ٹھنڈا پڑ جاتا ہے تو وہ پھر اپنی پرانی زندگی کی طرف لوٹ جاتا ہے جس کے لئے کلام میں بھی لکھا ہے کہ جس طرح نہلائی ہوئی سوأرنی دلدل میں لوٹنے کی طرف اور کتا اپنی قے کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہ بھول جاتا ہے کہ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے۔ میں اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ کوئی شخص ایک دم برگشتہ ہو جاتا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ کسی خوفناک گناہ کے اچانک ظاہر ہونے سے ہمیں دھچکا لگے اور صدمہ پہنچے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں ہماری زندگی میں داخل ہوتی ہیں اور ہمیں کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ مقدسوں کی رفاقت حاصل کریں۔

جب میں خدا کے کلام پر غور کر رہی تھی تو لُوط کی زندگی ہمارے لئے عبرتناک مثال ہے اس کی زندگی کی بہت ساری باتیں میرے ذہن میں آئیں جو ہمارے لئے زوال کا باعث بنتی ہیں سب سے پہلی خواہش جو اسکے دل میں سمائی وہ تھی

(۱) لالچ:

لالچ ایک ایسی لعنت ہے جو انسان کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ پیدائش 7:13 تب لُوط نے آنکھ اُٹھا کر اترائی پر نظر دوڑائی۔ اکثر دیکھنے میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آنکھیں خداوند کو چھوڑنے میں پہل کرتی ہیں وہ کسی دلفریب چیز کو دیکھنے لگتی ہیں بہت سارے لوگ غلط چیز پر نظر جمائے رکھنے کی غلطی کر جاتے ہیں۔

(۲) پست انتخاب:

لُوط نے پہاڑ کی بجائے میدان کا انتخاب کیا۔

(۳) سمجھوتہ:

جب ہم گناہ کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتے ہیں تو ہم گناہ کے قریب آنا شروع ہو جاتے ہیں لُوط نے سدوم کی طرف اپنا ڈیرا لگایا اور سمجھوتہ کر لیا اور گناہ کے مقام کے نزدیک رہنے لگا۔ اُسکی نسبت ابرہام پہاڑ پر خدا کی قربت میں رہنے لگا اور وہ ترقی کرتا گیا اور خوشحال رہنے لگا جب انسان گناہ کے قریب رہنا شروع کرتا ہے تو وہ گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہاں حالی نے کیا خوب کہا ہے:۔

اگر آگ کے پاس بیٹھو گے جا کے
تو پھر اُٹھو گے اک روز کپڑے جلا کر

ایمان لانے والے شرابی کو شراب خانہ چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ شراب ہمیشہ بدکاری کی طرف مائل کرتی ہے لُوط نے دنیاوی اثر ورسوخ حاصل کر لیا تھا لیکن روحانی اثر ورسوخ کھو دیا تھا لُوط سدوم کو پیار کرتا تھا لُوط اُن چیزوں کو پیار کرتا تھا جن سے خداوند کو نفرت تھی۔

(۴) مجرمانہ کمزوری:

لُوط اپنی دونوں بیٹیوں کو گناہ میں دھکیلنے کو تیار تھا جب انسان خود ڈوبتا ہے تو وہ دوسروں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔

(۵) بدمستی:

لُوط شراب نوشی اور بدکاری میں مبتلا ہو گیا کیونکہ شراب بدکاری کی طرف راغب کرتی ہے اسکا انجام برا ہی ہوتا ہے چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو چاہے کہ میرا کوئی عزیز ہی کیوں نہ ملوث ہو اس سے بچنا چاہیے۔

ایمان دار کی برگشتگی کی اصل وجہ: شخصی عبادت سے غافل رہنا خدا کے گھر میں نہ جانا روح القدس کی فرمانبرداری نہ کرنا مسیح کا اقرار نہ کرنا جب تک ہم اپنا رابطہ خدا کے ساتھ استوار نہیں کریں گے ہمیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہفتہ میں ایک دفعہ گرجے ضرور جانا چاہیے اور دعائیہ میٹنگ یا بائبل اسٹڈی میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔

واپسی کیلیے خدا کی دعوت: خداوند ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ میرے لوگ میرے پاس واپس آجائیں یعسیاہ 15:30 میں لکھا ہے واپس آنے اور خاموش بیٹھنے میں تمہاری سلامتی ہے جب ہم خدا سے معافی مانگتے ہیں تو ہمارا چارا بھی وہی کرتا ہے برگشتگی کیلیۓ خداوند وعدہ کرتا ہے وہ کشادہ دلی سے ہمارا چارا کرتا ہے۔ ہوسیع 14:14 میں انکا چارا کرونگا میں کشادہ دلی سے اُن سے محبت رکھونگا کیونکہ میرا قہر ان سے ٹل گیا ہے۔

آخر میں اپنے بہن بھائیوں اور خاص کر جوان بچوں سے درخواست کرونگی کہ خداوند سے منہ نہ موڑیں اور اُس سے پھر جانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ خداوند نوجوانوں کو زیادہ پسند کرتا ہے اگر ہم دنیا کے ساتھ چونچلے بازی کرتے رہیں گے تو ایک دن ضرور نقصان اُٹھائیں گے کیونکہ کلام میں لکھا ہے زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے لیکن ایک بات جاتے جاتے ضرور کہونگی جو حقیقی مسیحی ہوتا ہے وہ کبھی برگشتہ نہیں ہوتا لیکن اگر ہم خداوند میں ٹھنڈے پڑ رہے ہیں تو ڈر ہے کہ ہم گناہ کے قریب نہ چلے جائیں اگر ہم گناہ کی اُنگلی پکڑیں تو بہت جلد وہ آپکا ہاتھ پھر پورا بدن اور پھر روح کو بھی جکڑ لے گا میری دُعا ہے کہ خُدا مجھے میرے بہن بھائیوں اور جوان بچوں کو اپنی قربت میں رکھے۔ آمین

طارق جاوید نشابر

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کی کارکردگی

- ☆ سوسائٹی 2 دسمبر 2001ء کو اپنی مدد آپ کے تحت گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے وجود میں آئی۔ محدود وسائل کے باوجود انجام پانے والے کام اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
- ☆ اس سوسائٹی کے 23 ممبران ہیں جو ہر ماہ مخصوص ہدیہ دیتے ہیں۔ جن کے تعاون اور مدد سے سوسائٹی کے کام ہو رہے ہیں۔
- ☆ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی نے 2007ء میں ایک نئی سوزوکی بولان لے کر ایمبولینس بنائی اِس ایمبولینس نے سال 2012ء میں 60 مریضوں کو ننکانہ صاحب، فیصل آباد اور لاہور کے ہسپتالوں میں پہنچایا۔ اِن میں سے 22 مستحق مریضوں کو یہ سہولت بلا معاوضہ فراہم کی گئی۔
- ☆ سوسائٹی ہر سال کرسمس کے موقع پر کیک کا اہتمام کرتی ہے جو ینگسن میموریل چرچ میں 24 دسمبر کو رات 12 بجے کاٹا جاتا ہے۔
- ☆ ینگسن آباد کا قبرستان جو کہ قریباً 11 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔ اس میں مستقل ملازم ہے جس کی آدھی تنخواہ سوسائٹی کے فنڈ سے ادا کی جاتی ہے۔
- ☆ بعض اوقات جنازے کے شرکاء کی قبرستان میں موجودگی کے دوران بارش کی صورت میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس کے سدِ باب کے لئے ینگسن ویلفیئر سوسائٹی نے ایک کمرہ اور برآمدہ تعمیر کیا ہے۔
- ☆ قبرستان میں بجلی کا انتظام کیا گیا ہے تا کہ رات کے اوقات میں لائٹ کی پریشانی نہ ہو۔ اس کا بل سوسائٹی ادا کرتی ہے۔
- ☆ ینگسن آباد میں ایک ڈسپنسری قائم کی گئی ہے اس میں ایک کوالیفائڈ نرس کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ہر سال مختلف میڈیکل کیمپ لگائے جاتے ہیں۔
- ☆ آئندہ مزید کاموں کے سلسلہ میں ہم آپ کے مفید مشوروں اور دعاؤں کے متمنی ہیں۔ ہماری اپیل ہے کہ گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس نیک مقصد میں ہمارا ساتھ دیں۔ اگر آپ ان کاموں میں شریک ہونا چاہیں تو ینگسن ویلفیئر سوسائٹی آپ کا خیر مقدم کرے گی۔ خداوند آپ سب کو برکت دے۔ آمین

نعمان دل جان

اب، آپ کی باری ہے!!

جو کچھ والدین سے پایا ہے، اسے خوش دلی سے لوٹائیں

وہ ہاتھ جو بچوں کو جھولا جھلاتے ہیں، اگر بوڑھے ہو جائیں تو اُنہیں ناکارہ سمجھ کر زندگی کے منجدھار میں، روز و شب کی بے رحم موجوں میں اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے، کیوں کہ بوڑھے ہاتھوں میں اتنی طاقت نہیں رہتی کہ وہ اپنا بوجھ خود اٹھا سکیں۔ والدین اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت اور ضرورت و آسائش کو اپنی ضروریات پر فوقیت دیتے ہیں۔ اپنی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر ہمہ وقت اولاد کی خوشیوں کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ایک طرف ماں اپنی ہر تکلیف نظر انداز کر کے بچے کو تکلیف اور مصیبت سے بچاتی ہے، تو دوسری طرف باپ دن رات انتھک محنت کرتا ہے، تاکہ اولاد کو زمانے کے سرد و گرم سے محفوظ رکھ سکے اور ان کی تمام ضروریات پوری کر سکے۔ اسی طرح ایک ننھا سا پودا ماں باپ کی محنت اور قربانیوں کے بعد تناور درخت بن جاتا ہے، لیکن جب اس درخت کے سائے میں ماں باپ کو پناہ دینے کا وقت آتا ہے، تو اولاد اپنے فرائض سے راہ فرار اختیار کرنے لگتی ہے، بوڑھے والدین انھیں بوجھ لگنے لگتے ہیں۔ پھر، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ان سے بیزار ہو کر انہیں ''اولڈ ہوم'' کی نذر کر دیتے ہیں۔

بعض بچے تو پلٹ کر خبر بھی نہیں لیتے کہ بوڑھے والدین وہاں کس حال میں ہیں۔ زندگی کو مطمحِ نظر جان کر بزرگوں کو اولڈ ہوم چھوڑ آنا دانش مندی نہیں ہے۔ دنیا ایک مکافاتِ عمل ہے، انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔ والدین کو بوجھ سمجھنے والوں کے لیے وہ دن دُور نہیں کہ جب کل ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ یہی سلوک کرے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک اور عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا جائے۔ انہیں ضعیفی میں بے سہارا اور بے یار و مددگار نہ چھوڑا جائے۔ والدین نعمت ہیں جو مفت میں ہمارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور خدا ان کی سنتا بھی ہے۔ ان کو نعمت جانیں کیونکہ یہ آپ کے لئے ایک چھت کی طرح ہیں جب وہ چلے جاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے اور نقصان دینے والی قوتوں کے درمیان بچانے والا کوئی نہیں رہا۔

والدین کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے، والدین کا خیال رکھنا، ان کا احترام کرنا اولاد کی مجبوری نہیں، فرض ہے۔

خدا کے دس احکام میں سے پانچویں حکم کو یاد کریں۔

''تو اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کرنا کہ تیری عمر اُس مُلک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو''۔

خوش آمدید

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی مندرجہ ذیل نئے ممبران کو خوش آمدید کہتی ہے

۱۔ سی ڈی واسطی (لاہور)

۲۔ سہراب خان (سویڈن)

۳۔ کرسٹینا ایس یوسف (یو ایس اے)

۴۔ انجم بہزاد (کینیڈا)

اِنہوں نے 2012ء میں ینگسن ویلفیئر سوسائٹی میں شمولیت اختیار کی سوسائٹی دل کی گہرائیوں سے ان کا خیر مقدم کرتی ہے اور اس بات کیلئے خداوند کی شکر گزار ہے کہ اِنہوں نے سوسائٹی کے اغراض و مقاصد کی مکمل حمایت کا اظہار بھی کیا ہے ینگسن ویلفیئر سوسائٹی ان کی اور ان کے گھرانوں کی سلامتی کیلئے دعا گو ہے۔ خداوند آپ کو برکت دے۔ (آمین)

منجانب: ینگسن ویلفیئر سوسائٹی

نرمل صدف آشر

مثالی زندگی

انسان بے ثبات ہے پانی کے بُلبلوں کی مانند ابھی ہے اور ابھی نہیں۔ ہماری حیثیت ہی کیا ہے۔ کائنات میں ذرّوں کی مانند ہیں۔ بلندی سے نگاہ کریں تو کیڑے مکوڑوں جتنے بھی نظر نہیں آتے۔ دفن ہونے کے بعد انسان نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور اُس کی یاد بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن جو اِنسان دنیا میں اچھے کام کر جاتا ہے اُس کی یاد کبھی نہیں مٹتی۔ ایسے لوگ ہزاروں لاکھوں میں ایک ہوتے ہیں جو اپنے لئے نیکنامی کماتے ہیں اور اِس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔

ایسی ہی ایک ہستی میجر مختار نسیم تھیں جو آج ہمارے درمیان نہیں رہیں لیکن اُنہوں نے اپنے خُلوص اور ایثار سے جس طرح ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کو چلانے میں اپنا اعلیٰ کردار نبھایا وہ کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ویلفیئر کے سارے کاموں میں اپنے قابلِ قدر مشوروں کے علاوہ وہ دل کھول کر زیادہ سے زیادہ حصہ ڈالتیں۔ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کی ایمبولینس کے لئے اُنہوں نے اپنی پینشن میں سے ڈیڈی اور بھائی انجم بہزاد کے برابر چندہ دیا۔ اُنہوں نے سوسائٹی کے کاموں کی صورت میں انمٹ نقوش اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے سرپرست کی اہلیہ ہونے اور ان کے باقاعدہ چندہ دینے کے باوجود اُن کو ینگسن آباد سے اِس قدر محبت تھی کہ علیحدہ ممبرشپ لے کر اپنا الگ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتیں اور ویلفیئر کے کاموں کے لئے اپنی پینشن میں سے خاصی رقم خرچ کیا کرتی تھیں۔

میجر مختار دُختر چوہدری سیموئیل جوایا اپنے والدین کی چھ بیٹیوں میں سے تیسرے نمبر پر تھیں۔ سب بہنوں سے زیادہ لائق اور محنتی تھیں۔ بچپن ہی سے پڑھائی کا شوق تھا۔ گاؤں میں پڑھائی کی محدود سہولیات کے باوجود اُنہوں نے 1960ء میں میٹرک پاس کیا اور کراچی سول ہاسپٹل میں نرسنگ ٹریننگ کے لئے داخلہ لے لیا۔ نرسنگ پاس کرنے کے بعد وہیں اسٹاف نرس مقرر ہوئیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں قومی خدمات سے سرشار ہو کر آرمڈ فورسز نرسنگ سروس (AFNS) میں بطور لیفٹیننٹ شامل ہو گئیں۔ وہ اپنے والدین کی تابعدار بیٹی اور اپنی بہنوں سے پیار کرنے والی تھیں۔ شادی 28 اپریل 1973ء کے دن ہوئی۔

وہ ایک شاندار بیوی ثابت ہوئیں وہ انتہائی وفادار، خدمت گزار اور گھر گرہستی میں اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتی تھیں۔ صفائی کی ایمان کی حد تک پابندی کرتیں اور کرواتی تھیں۔ میری پڑھائی کے ساتھ ساتھ سلائی کڑھائی ڈرائیونگ اور سوئمنگ تک سکھانے کا اہتمام کیا اور خود ساتھ جا جا کر ہر طرح سے سہولت فراہم کی۔

1973ء میں شادی کے بعد آرمی رولز کے مطابق اُنہیں آرمی سے سبکدوش ہونا پڑا اس طرح انہیں گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے پورا وقت مِلا۔ 1985ء میں جب ہم بڑے ہو رہے تھے تو اُنہوں نے دوبارہ آرمی سروس جوائن کر لی۔ مئی 1991ء میں جب ڈیڈی کی پوسٹنگ گلگت ہو گئی تو 18 سال اکھٹے رہنے کے بعد ہماری تعلیم کی خاطر اُنہوں نے راولپنڈی میں رہنے کا فیصلہ کیا اور اڑھائی سال تک تنہا گھر کو چلایا۔ 1998ء تک اپنی پیشہ ورانہ خدمات خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے بعد میجر کے رینک اور آرمڈ فورسز انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی کی میٹرن کے عہدے سے ریٹائر ہوئیں۔

ساری زندگی روزانہ صبح اور شام بائبل پڑھنا اور دُعا کرنا اُن کا معمول تھا۔ رات کو سونے سے پہلے خاندانی دُعا کی پابند تھیں کیونکہ جیسے جسم کی نشوونما کے لئے خوراک ضروری ہوتی ہے اِسی طرح دُعا ہماری روحانی خوراک ہے۔ خدا کے خادموں کی خدمت کرنے میں اُنہیں جیسے روحانی خوشی ملتی تھی۔ خدا کا پاک کلام سننا اور سوال جواب میں سیکھنا اُنہیں بہت اچھا لگتا تھا۔ اتوار کی عبادت حتیٰ الوسع کبھی نہ چھوڑی۔ وہ رفاقت خواتین کی بھی ممبر تھیں لیکن کبھی کسی عہدے کی تمنّا نہیں کی۔ وہ ایک عام ممبر ہوتے ہوئے رفاقت خواتین کے کاموں میں قابلِ ذکر حصہ لیتیں اور دُعا اور نصیحت کے ذریعہ سے مسیحی بہنوں کے ساتھ رفاقت رکھتی تھیں۔ (بقیہ صفحہ نمبر 17 پر)

میجر مختار نسیم اور اُنکی آخری رسومات

مسز مختار نسیم کی میموریل سروسز و آخری رسومات

کرنل (ر) البرٹ نسیم

زیست کہانی

رات یوں تیری کھوئی ہوئی یاد آئی   جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آجائے
جیسے صحراؤں میں چلے ہولے سے بادِ نسیم   جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آجائے

بہت سی خواتین اپنے خاوندوں کو اپنی اہمیت کا احساس دلانے کیلئے کہتی ہیں کہ اگر میں نہ رہی تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میری رفیقہء حیات نے مجھے ایسا کہا ہوگا لیکن وہ تو میری اتنی پیاری تھی کہ میں نے اسے کبھی اسکی اہمیت کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اسی لئے وہ ایک پر اعتماد اور اپنی قابلیتوں پر بھروسا کرنے والی خاتون تھی۔

1973ء میں ہماری شادی ہوئی تو ہم ایک دوسرے پر مکمل بھروسہ اور پیار کرنے والے ساتھی بنے۔ شادی کے بعد ڈیڑھ سال کا عرصہ تو جیسے ہنی مون کا عرصہ تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی توجہ کا مرکز تھے کیونکہ ڈیوٹی کے بعد گھر میں ہم دونوں ہی ہوتے تھے اور روزانہ سیر و تفریح کے لئے آنا جانا رہتا تھا۔ اس عرصہ میں ہم نے سیالکوٹ، لاہور، راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، اور نتھیا گلی کے تمام تاریخی اور تفریحی مقامات کی خوب سیر کی اور بھرپور لطف اٹھایا۔ 1974ء میں خدا نے ہمیں پیارا سا بیٹا خرم عطا کیا جس نے ہماری خوشیوں کو دوبالا کر دیا۔ دادا، دادی، نانا، نانی، پھوپھیوں اور خالاؤں کی محبت اسے کثرت سے حاصل تھی اور سب کو اس سے پیار کرتے ہوئے دیکھ کر ہم بھی مسرور ہوتے تھے۔ ایسے موقعوں پر ایک دوسرے کی طرف جب ہم مسکرا کر دیکھتے تھے تو عجیب طمانیت کا احساس ہوتا تھا۔ مکھی چونکہ بھائی کی کمی کو بہت محسوس کیا کرتی تھی اِس لئے وہ بیٹے کی آمد سے دُگنی خوش تھی۔ خرم ہماری خوشیوں کا مرکز تھا وہ ہنستا تو ہم خوش ہوتے وہ روتا تو ہم پریشان ہوجاتے 1977ء میں ہم رسالپور سے کوئٹہ چلے گئے جہاں خوشگوار موسم اور حنہ اور اوڑک کی سیبوں سے بھرے درختوں کی وادیاں ہیں۔ کوئٹہ خود بھی تو 5500 فٹ کی بلندی پر ایک وادی ہی میں ہے جس کے ایک طرف کوہ مردار اور دوسری طرف کوہ چلتن ہیں۔ 1978ء میں خدا نے ہمیں ایک اور بیٹا انجم عطا کیا تو خوشیاں دوبالا ہوگئیں شکل و شباہت میں یہ اپنے دادا جان ایوب صاحب کی طرح تھا چھوٹا ہونے کے باعث سب اس کو پیار کرتے تھے۔ بچپن میں شرارتی تھا اس لئے اپنی طرف متوجہ بھی کر لیتا تھا۔ بڑے بھائی سے ڈرتا بھی تھا لیکن اسے پیار بھی بہت کرتا تھا۔ خدا نے دو بیٹوں سے نوازا تو ہم شکر گزاری سے بھرے ہوئے تھے لیکن جب انجم کچھ بڑا ہوا تو ہمیں بیٹی کی کمی محسوس ہوئی۔ ہم نے خدا سے دعا کی تو خدا نے 1981ء میں ہمیں صدف بیٹی کی برکت بخش دی۔ والدین اور بھائیوں کی لاڈلی۔ ہر مہینے کی 25 تاریخ کو دونوں بھائی کہتے آج بہنا کا مہینہ برتھ ڈے ہے چنانچہ دونوں بھائیوں کی تواضع بھی ہوجاتی اور ہمارا گھر بھی خوشیوں سے بھر جاتا کھاریاں کینٹ میں خرم اسکول سے واپس آتا تو اپنا بیگ گیٹ پر ہی پھینک دیتا۔ انجم جو بے چینی سے بھائی کے انتظار میں ہوتا گیٹ پر بھائی کا استقبال کرتا اور بھائی کا اسکول بیگ اُٹھا کر گھر کے اندر لاتا دونوں پہلے بہن سے پیار کرتے اور پھر کچھ اور کرتے۔ بچے بڑے ہوتے گئے اور پہلے انجم اور پھر صدف بھی اسکول جانے لگی گھر کی دیکھ بھال، بچوں کی نگہداشت اور ان کی اسٹڈی کی تمام تر ذمہ داری مکھی نے اپنے اوپر لے لی تا کہ مجھے اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں پوری آزادی اور آسانی میسر ہو۔

مکھی کے اسی ایثار اور قربانی کے باعث 1986ء میں مجھے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر ترقی ملی تو میرے ساتھ مکھی اور بچے بھی نہایت خوش ہوئے میرے والدین کے لئے بھی یہ بڑی خوشی کا موقع تھا۔ مکھی جو 1984ء میں آرمی سروس میں دوبارہ شامل ہوگئی تھی اس ترقی کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھی اس لئے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ اس کو بھی میرے ساتھ محنتوں کا پھل مل گیا تھا۔

1984ء میں مکھی کے والد کا انتقال ہوا تو جیسے ہر بیٹی کیلئے باپ کا سایہ سر سے اٹھنا غم کا باعث ہوتا ہے یہ سانحہ اسے بھی سوگوار کر گیا۔ تین سال بعد 1987ء میں جب ہم لاہور میں تھے مکھی کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ یہ اس کے لئے دگنے سوگ کا باعث تھا ایک عرصے تک اس نے والدین سے محرومی

کا دکھ جھیلا جس کے اس کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب ہوئے 1988ء میں میرے والد جان ایوب صاحب کا انتقال ہوا تو ایک دفعہ پھر ہمیں کرب کے اندوہناک لمحات میں سے گزرنا پڑا۔ ان مشکل دنوں میں ہم دونوں ایک دوسرے کیلئے تسلی اور تقویت کا باعث رہے۔ میرے والد کے انتقال کے وقت مکھی نے بھائیوں کی طرح مجھے دلاسا دیا اور میری ہمت بندھائی۔

1991ء میں ایک بٹالین کی کمانڈ کے لئے مجھے گلگت جانا پڑا تو بچوں کی بہتر تعلیم کی خاطر مکھی نے راولپنڈی میں رہ کر بچوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری اٹھائی اور تمام مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ خرم نے میٹرک اچھے نمبروں پر پاس کیا جو ہمارے لئے بڑے اطمینان کا باعث تھا اس نے پی اے ایف کالج رسالپور سے اچھے نمبروں پر ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ انجم اور صدف کی پڑھائی مکمل طور پر مکھی کی مرہون منت تھی۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر چائے بنا کر دیتی اور ان کی حوصلہ افزائی کرتی۔

1993ء میں جب میری ترقی کرنل کے عہدے پر ہوئی تو مکھی اور بچوں کی خوشی دوبالا ہوگئی 1998ء تک رسالپور اور راولپنڈی میں رہتے ہوئے ہم نے پورے پاکستان کی سیر کی اور یہ وقت ہماری فیملی کیلئے سیر و سیاحت کے اعتبار سے خوشگوار ترین عرصہ تھا۔

1998ء میں پہلے مکھی اور پھر میں فوج سے ریٹائر ہو گئے۔ بچوں کی تعلیم ابھی ادھوری تھی۔ ریٹائرمنٹ سے قبل چکلالہ کینٹ میں ہمارے پاس 4 کنال کا ایک شاندار گھر تھا۔ میری بیٹی نے مجھ سے پوچھا ڈیڈی ریٹائرمنٹ کے بعد ہم کہاں رہیں گے۔ میں نے ایمان سے ہی جواب دیا کہ فکر نہ کرو خدا ہمیں اس سے بھی اچھا گھر دے گا اور بالآخر خدا نے ہمیں ایسا ہی گھر دیا۔

1998ء میں ہمارا کراچی آنا ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ٹھہرا۔ ہمارے بیٹے خرم کی نومبر 2000ء میں بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی۔ مکھی پھولے نہیں سمارہی تھی خواتین اسے جوان ساس کہہ رہی تھیں اور اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹِک رہے تھے۔ پھر دسمبر 2001ء میں خدا نے ہمیں ایک پوتا دیا۔ ہماری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ پھر انجم نے 2002ء میں MBA کیا اور بینک افسر بن گیا۔ صدف نے 2005ء میں کمپیوٹر انجینئرنگ کی اور وہ بھی بینک افسر کے عہدے پر فائز ہوگئی۔ پہلی دفعہ جب صدف کو بینک میں افسر کی کرسی پر بیٹھے دیکھ کر آئی تو مجھے کہنے لگی کہ آج میں بہت خوش ہوں میرے دو بچے افسر بن گئے ہیں اور خرم امریکہ میں ہے۔ میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔

31 دسمبر 2003ء کو جب میری والدہ مسز جان ایوب کا انتقال کراچی میں ہوا تو اُس نے اپنی ماں کی طرح اُن کی ساری خدمت کی اور آخری رسومات ادا کیں۔

ہم ایک خوش بخت اور خوشحال خاندان کے طور پر زندگی گزار رہے تھے کہ 2004ء سے مکھی بیمار رہنے لگی لیکن وہ ایک حوصلہ مند خاتون تھی۔ کبھی اپنی بیماری کا اظہار نہیں کرتی تھی۔ اس نے ڈٹ کر بیماری کا مقابلہ کیا 2007ء میں صدف بیٹی کی شادی بڑی خوشی کے ساتھ سرانجام دی۔ بیٹی کی شادی کی شاپنگ کے لئے دبئی جانا ہم سب کے لئے بڑی خوشی کا باعث تھا جہاں شاپنگ کے علاوہ سیر و سیاحت کرنا مکھی کے لئے خاص طور پر باعثِ مسّرت تھا۔ صدف کی سسرالی زندگی سے وہ انتہائی مطمئن تھی۔

2008ء میں خدا نے یہ ممکن بنایا کہ ہم انگلینڈ کی سیر کریں۔ بھائی یونس گل اور ان کی اہلیہ بہن فرحت کے ساتھ ہم نے خوب سیر کی۔ لندن میں بھی گھومنے کا موقع ملا اور یوں ہم انگلینڈ سے بہت سی محبتیں اور خوشیاں سمیٹ کر واپس آئے۔ ان سب خوشیوں کے باوجود ہمیں اپنے پوتے انوک سے نہ مل سکنے کی محرومی شدت سے ستاتی تھی۔ لگاتار دعاؤں کے نتیجہ میں 2009ء میں خدا نے یہ بھی ممکن کر دکھایا۔ ہمیں امریکہ کا ویزا مل گیا اور مئی کے مہینہ میں ہم امریکہ روانہ ہوگئے ساڑھے پانچ سال کے بعد ہم نے اپنے بچوں کو دوبارہ دیکھا تو ہم نہال ہوگئے۔ خرم نے ہمیں وائٹ ہاؤس کیپیٹل ہل، واشنگٹن اور لنکن میموریل وغیرہ دکھائے۔ میامی بیچ، نیاگرا آبشار جو دنیا کے سات عجائب میں سے ایک ہے اور نیویارک شہر اور مجسمۂ آزادی بھی دکھایا۔ ہم سارا وقت خدا کا شکر ادا کرتے رہے کہ جن جگہوں کو دیکھنے کا ہم صرف سوچ سکتے تھے خدا نے ہمیں وہ جگہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ جگہوں کی سیر کرائی۔ امریکہ میں خرم بہو رضوانہ بچوں انوک اور ایولین کے ساتھ سیر کرنا اور ان کے ساتھ چار ماہ کا وقت گزارنا ہماری زندگیوں کا خوشگوار ترین عرصہ تھا جو مکھی کو بھی ہمیشہ یاد رہتا تھا۔

مکھی کو میرے پیار، محبت اور ذمہ دار شوہر ہونے کے علاوہ میرے مرتبے اور اعلیٰ عہدے پر فخر تھا اور مجھے ہمیشہ اُس کی خوبصورتی، سگھڑ پن، عقلمندی، ایثار اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کرنے کے جذبے پر ناز رہا۔ اس کی یادیں اتنی میٹھی ہیں کہ کیا کہنے۔ کاش یہ ساتھ ہمیشہ قائم رہتا۔

اتنی خوشی کے باوجود مکھی کو ایک غم کھاتا رہتا تھا۔ وہ انجم کی شادی دیکھنا چاہتی تھی لیکن شائید یہ اس کی قسمت میں نہیں لکھا تھا وہ انجم کے پاس کینیڈا بھی جانا چاہتی تھی لیکن یہ اس کی حسرت ہی رہی اور ہم اس کی اس خوشی کو دیکھنے سے محروم رہ گئے۔ مکھی کو خود بھی اور مجھے بھی یہ اندازہ نہ تھا ہم اتنی جلدی علیحدہ ہوجائیں گے 26 فروری 2012ء اتوار کا دن تھا وہ حسب معمول چرچ گئی چرچ سروس کے بعد اس نے رفاقت خواتین کی میٹنگ میں شرکت کی اور مسیحی بہنوں کو ایک یادگار پیغام بھی دیا اور ان کے ساتھ مل کر دعا کی۔ سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ اس کی آخری اجتماعی عبادت ہوگی 28 فروری 2012ء کو وہ پی این ایس شفاء کراچی میں داخل ہوئی اور اتنی تیزی سے اس کی صحت گری کہ 8 مارچ 2012ء کو خواتین کے عالمگیر دعائیہ دن اور ینگسن ڈے پر وہ ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر اپنے آسمانی باپ کے پاس چلی گئی۔ 9 مارچ 2012ء کو پادری یوسف فضل اور پادری خورشید عالم کی دعا کے ساتھ ہم مکھی کے جسد خاکی کو لے کر بذریعہ فیصل آباد اپنے گاؤں ینگسن آباد روانہ ہوئے۔ پادری ریمنڈ سہیل نے جنازہ کی رسم ادا کی اور بہت سے سوگواروں کی آہوں اور سسکیوں کے ساتھ ہم نے اسے اپنے بزرگوں کی قبروں کے پاس سپرد خاک کیا۔

11 مارچ کو اس کی شکرگزاری کی عبادت ینگسن آباد میں ہوئی جس میں دور و نزدیک کے عزیزوں اور گاؤں کے معززین نے بھی شرکت کی۔ 24 مارچ 2012ء کے دن سینٹ اینڈریوز چرچ کراچی میں شکرگزاری کی دوسری عبادت کا انعقاد کیا گیا جس میں مکھی کے بچپن سے لے کر مختلف ادوار کی تصویروں کا سلائیڈ شو بھی دکھایا گیا۔ عزیز و اقارب کی بڑی تعداد میں شرکت ہمارے لئے بڑی تسلی کا باعث بنی۔

ہم سب کا ایمان ہے کہ جس طرح کی اچھی زندگی مکھی نے گزاری اور جس طرح سے وہ اپنے والدین، بہنوں اور اپنے خاندان سے وفادار تھی اور غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کے لئے پیش پیش رہتی تھی۔ وہ اپنے پیارے خداوند کے حضور باپ ابرہام کی گود میں آرام پاتی ہے۔

غلطیاں تکلیف کا باعث ہوتی ہیں لیکن سبق سیکھنے کے بعد بہت غلطیاں مل کر تجربہ کہلاتی ہیں جو کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

(بقیہ حصہ: مثالی زندگی صفحہ نمبر 14 سے)

وہ ایک مضبوط خاتون تھیں اور مشکلوں سے کبھی نہیں گھبراتی تھیں۔ ہمیشہ دُعا مصمّم اِرادے اور اپنی سچائی پر یقین سے وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتی تھیں۔ مردانہ وار ہر مشکل کا مقابلہ کرتیں اور ہمیشہ جیت کر دِکھاتی تھیں۔ وہ بڑی بہادر اور ذہین تھیں۔

وہ سیر و سیاحت کی بڑی شوقین تھیں۔ واہگہ بارڈ سے لے کر لنڈی کوتل افغانستان کے بارڈر تک کراچی سے لے کر چین کے بارڈر خنجراب تک اور صوبۂ سندھ سے لے کر چمن بارڈر تک۔ گلگت اور اسکردو کے اونچے پہاڑوں اور خوبصورت جھیلوں، جھیل سیف الملوک وشنگریلا جھیل تک، مری اور گلیات کے حسین نظاروں سے لے کر قائد اعظم کی زیارت ریذیڈنسی اور جونیپر (Juniper) کے نایاب جنگلات تک اُنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا۔ وہ بیرونِ ملک برطانیہ، امریکہ اور دُبئی کی سیر بھی کر چکی تھیں۔ اِن سفروں کی تصویریں اِس میگزین کے گذشتہ شماروں میں چھپ چکی ہیں۔

2004ء میں اُن کو جوڑوں کا درد رہنے لگا۔ اُنہوں نے اِس بیماری کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ علاج میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آٹھ سال کی صبر آزما جنگ، دُعا اور علاج دونوں محاذوں پر جاری رہی بالآخر خدا کی مرضی کے سامنے اُنہیں ہتھیار ڈالنا پڑ گئے اور وہ 8 مارچ 2012ء کو خالق حقیقی سے جاملیں۔

آپ سب کو میری اور میرے خاندان کی طرف سے کرسمس اور نیا سال مُبارک ہو۔

منجانب: مسز شہناز جان

مسز بلقیس سہراب خان

سالومن کانونٹ سکول

1972ء میں جب ہمارے تمام مسیحی ادارے Nationalize کر لئے گئے تو گاؤں کے کھاتے پیتے لوگوں کے بچے شہروں کے اسکولوں میں پڑھتے تھے غریب بچے جن میں زیادہ تر لڑکیاں تھیں۔ پریشان تھے کہ کیا کیا جائے؟ ہم نے خُدا کو پکارا اور دُعا اور روزوں کا سہارا لیا۔ اور خُداوند نے مجھے وژن دیا اسکول کھولو۔ ہم نے خُداوند سے بہت سوالات کر ڈالے جواب میں ا۔تواریخ 10:4 ملا'' اور یعبیض نے اسرائیل کے خدا سے یہ دُعا کی آہ تو مجھے واقعی برکت دے اور میری حدود کو بڑھائے اور تیرا ہاتھ مجھ پر ہو اور تو مجھے بدی سے بچائے تاکہ وہ میرے غم کا باعث نہ ہو، اور جو اُس نے مانگا خُدا نے اُس کو بخشا۔''

غریب بچوں کی دُعاؤں اور ہماری دُعا اور کوشش سے 1998ء میں اسکول کی Building تیار ہوگئی۔ اور یسوع کا نام لے کر اپریل 2000ء میں 400 بچوں کے ساتھ دسویں تک اسکول شروع ہوگیا۔ جس میں ینگسن آباد کے علاوہ مارٹن پور اور ساتھ کے گاؤں سے بھی بچیاں داخل ہوئیں۔ شروع کے تین سال بہت مشکلات کا سامنا ہوا۔ لیکن ہر بار خُداوند اپنے کلام کی روشنی میں ہمارا حوصلہ بلند کر دینے کیلئے جواب دیتا۔

''کیا میں نے تجھ کو حکم نہیں دیا؟ سو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ خوف نہ کھا اور بیدل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔'' یشوع 1-9۔ ہمارا خُداوند نہایت مہربان اور رحم دل ہے۔ پہلے سال 2004ء میں میٹرک کلاس نے بورڈ کا امتحان دیا۔ رزلٹ 55 فیصد رہا جو لڑکیاں پاس ہوئیں کچھ نرسنگ میں چلی گئیں کچھ نے کالج میں داخلہ لے لیا۔ اب اِسی اسکول کی دو لڑکیاں ایف اے سی ٹی کر کے اسکول میں ٹیچرز ہیں اور ساتھ ساتھ بی اے بھی کر رہی ہیں۔

سالومن اسکول میں 16 ٹیچرز ہیں۔ چار سال سے بچوں کے 5th، 8th، 9th اور 10th کلاسوں کے بورڈ کے امتحان ہوتے ہیں۔ 5th ہر سال پوری پاس ہوتی ہے۔ اور اِس سال سب کلاسوں کا رزلٹ 100% رہا ہے۔ جس کے لئے ہم پہلے خُداوند اور پھر ٹیچرز کے بھی شکر گزار ہیں۔ سہراب ہر سال پاکستان جا کر سارا دِن اسکول میں اور پھر رات 7 بجے سے 10 بجے تک اپنے گھر میں 9th اور 10th کی بچیوں کو Overtime پڑھاتے ہیں۔ جہاں 45 تک لڑکیاں آتی ہیں۔ بجلی اور گیس کا انتظام ہوتا ہے تاکہ لڑکیاں آرام سے پڑھ سکیں۔ تین چار ٹیچرز بھی آتے ہیں جو لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں۔ اور امتحانات تک یہ پڑھائی جاری رہتی ہے۔ خُداوند کی پاک مرضی سے ہم دونوں بھی اِس عمر میں اپنی اپنی ذمے داریوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ گاؤں کی ترقی میں ہمارے لڑکوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ تعلیم حاصل کر سکیں۔ زمین تو رہی نہیں کم از کم تعلیم حاصل کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں خداوند آپ سب کو برکت دے۔ آمین

پیارا سا بندھن

اگر آپ اپنے بچوں کے اچھے رشتوں کے لئے پریشان ہیں

تو ہم ایماندار، اچھے اور قابل خاندانوں کا ملاپ کرا سکتے ہیں۔

اگر آپ ضرورت محسوس کریں تو ینگسن ویلفیئر سوسائٹی سے

رابطہ کریں۔ ہمیں آپ کی مدد کر کے خوشی ہوگی۔

ینگسن ویلفیئر سوسائٹی (0300-9232138)

کرنل (ر) البرٹ نسیم

بیتی یادیں

سراپا وقار کیا کہنے، کیا اُس کی شان تھی
وہ پیکرِ حُسن تو تھی، پر میری جان تھی

ماں باپ کی وہ تابع، بہنوں پہ دستِ شفقت
بھرپور محبت پیار سے، وہ دلِ خاندان تھی

چناؤ پیرہن کا، بننا سنورنا اُس کا
چلنا اُس کا وقار سے، وہ عزیزِ جہان تھی

آنکھوں میں وہ چمک، ہونٹوں پہ مُسکراہٹ
بانہیں جو پھیل جائیں، وہ میرا مکان تھی

محبت بھری وہ ایسی کہ شیرہ و شہد تھی
یادیں قربتوں کی ایسی، کہ بے بیان تھی

تھی نازک بدن مگر، اعصاب تھے فولاد
تنِ ناتواں میں وہ، بے حد جوان تھی

ماؤں سے بھی بڑھ کر، محبت بچوں سے تھی
عزیزوں سے پیار تھا، وہ شوہر کی آن تھی

اُلفت خرم سے تھی، محبت انجم سے بھی
پیاری تو صدّف بھی تھی، وہ سب کی نگہبان تھی

رضوانہ گھر میں آئی، کیسی تھی شادمانی
آشر کی خوشی سے وہ، پُر اطمینان تھی

میٹھا ثمرانوک، ایولین اور نمّہ سب کو بھائیں
آدھی دنیا دادو کی، اِن کے بنا سُنسان تھی

لپک کر جو چمٹ جاتے، نانو نہال ہوتی
اشبان اور ابیدان سے، وہ شادمان تھی

سب برکتوں کی ربّ سے، وہ شکر گزار تھی
قدرت کی دین ہے یہ، نوازشِ آسمان تھی

معمول ہی تھا اُس کا، خُدا کے گھر کو جانا
خواتین سے رفاقت، مُکھی کی تان تھی

خادموں کی خدمت، خُدا سے تھا اُس کو پیار
خود پہ بھی کچھ بھروسا، وہ پختہ ایمان تھی

یہ سوچا نہ تھا کبھی، اتنی عُجلت سے جائے گی
ہم دیکھتے ہی رہ گئے، ایسی اُس کی اُڑان تھی

عقیدت بہت ملی، وہ پھولوں سے لدّ گئی
کُشادہ گھروں کی باسی، محدودالمکان تھی

کروگے یاد اُس کو، تم کب تلک نسیمؔ
تن رہ گیا ہے باقی، نکل گئی جو جان تھی

اظہارِ تشکر

ہم تمام عزیز و اقارب، دور و نزدیک کے دوستوں، تمام ممبرانِ کلیسیاء سینٹ اینڈریوز چرچ کراچی اور اہالیانِ ینگسن آباد کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ذاتی طور پر یا خاندانی طور پر میجر مختار نسیم کے جنازہ، دُعاؤں اور شُکر گزاری کی عبادات میں شرکت کی اُن لوگوں کا بھی شکریہ جنہوں نے بذریعہ ٹیلی فون اندرونِ و بیرونِ مُلک سے ہمیں تسلی دینے کیلئے کالیں کیں۔ خُدا آپ سب کو برکت دے۔ آمین

منجانب

کرنل (ر) البرٹ نسیم، خرم شہزاد، انجم بہزاد، نرمل آشر اور اُن کے خاندان

رومیل پرویز نور (برطانیہ)

خُدا کی آواز

میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہُوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔(یوحنا10:27)

آواز، اصلاً فارسی زبان کا لفظ ہے اور اصلی حالت اور معنی میں اُردو میں ماخوذ ہے۔آواز سُننے کیلئے کانوں اور قوتِ سماعت کی اہمیت سے تو کوئی اختلاف نہیں کریگا مگر بعض آوازیں ایسی ہوتی ہیں جن کو سُننے و سمجھنے کا معیار اس سے بالا تر ہو کر نُورِ قلب کی دستیابی اور شعور کا زندہ ہونا ہے۔

ایک مسیحی کی زندگی میں سب سے زیادہ فضیلت خُدا کی آواز کی ہے اور جوں جوں مخلوقِ خُدا کو اس کی معرفت ملتی ہے وہ روحانی اور جسمانی ترقی کی منازل کو عبور کرتا چلا جاتا ہے اور اپنی فانی زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی سنوار لیتا ہے۔

روز مرہ زندگی میں بھی شاید یہ ہمارے لوگوں کی سادگی ہے یا پھر لاپرواہی اور جہالت کہ بعض اوقات سُنائی دینے والی آواز اور اس آواز کے سہارے کہی گئی بات نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی کاوش کرتے ہیں۔ اکثر گھرانوں میں اسکی عملی مثال والدین اور اساتذہ کی اَن سُنی کی صورت میں ملتی ہے اور پھر قیمتی وقت بیت جانے کے بعد یہی آوازیں خوابوں اور خیالوں میں پیچھا کر کے ہماری حماقت اور ناکامی پر طنز کرتی ہیں۔ یہ تو تذکرہ تھا اُن آوازوں کا جو اس زمین پر خُدائے ثالوث نے ہمیں کئی رشتوں کی شکل میں بخشی ہیں مگر اُس آواز پر غور کریں جو بذاتِ خُود خُدا تعالیٰ کی آواز ہے؟

کتابِ مقدس میں سے سیموئیل کی کہانی تو یقیناً ہم بچپن ہی سے سُنتے چلے آرہے ہیں مگر اس کا اطلاق جب عملی طور پر زندگیوں میں ہوتا ہے اور ہمیں خُدا کی آواز کی آہٹ محسوس ہوتی ہے تو افسوس کہ ہم اُس کہانی کو بُھول جاتے ہیں۔سیموئیل نے تو جواب دیا: ''فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے'' مگر آج شاید ہم روحانی اعتبار سے سُننے کی صلاحیت ہی کھو بیٹھے ہیں اور خُدا کی آواز کو سُنے اور سمجھے بغیر ہی اُچھلتے کودتے پھرتے ہیں اور اپنے روحانی ہونے کی گردان لگا لیتے ہیں جو کہ کلیسیاؤں کی روحانی ترقی میں حائل ہے۔

دورِ حاضرہ میں مُنادوں، پادریوں اور مُبشروں کی تعداد میں بے انتہا اضافہ ہُوا ہے جس میں سے ایک بڑا گروہ اِن عظیم رُتبوں کو پیشہ ورانہ طور پر اپنا کر انکی تذلیل کر رہا ہے۔خُدا کی آواز کو بعض نے تو کاروبار کا ذریعہ بنا کر گلی گلی جھوٹی نبوتوں کا سلسلہ کھول رکھا ہے جبکہ کئی خُدا کی آواز کا لیبل لگا کر اپنا وقت گرجا گھروں اور تبلیغی اجتماعوں میں فروخت کر رہے ہیں اور کلیسیاء بچاری اُن سے جو بھیڑوں کے رُوپ میں بھیڑئے ہیں گھائل ہو رہی ہے۔

یہ تو درست ہے کہ خُدا کی آواز ہر ایک کے واسطے ہے مگر یہ بات بھی قبول کرنے کے لائق ہے کہ اسی ایک آواز کے سہارے کہی گئی بات اور سونپی جانے والی خدمت ہر سُننے والے کے تجربات، سرشت تعلیم، سوچ اور خُوبیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف ہے اور ربِ ذوالجلال جو سب کچھ جانتا ہے ہر ایک سے اُسکی قابلیت کے مطابق ہی کام لیتا ہے۔ اگر خُدا کسی نا اہل بندے کو کوئی ایسی ذمہ داری سونپ دے جو وہ نبھا ہی نہیں سکتا تو پھر وہ خُدا جہان کا خُدا تو ہو سکتا ہے مگر خُدا تعالیٰ نہیں۔لہذا اس سے یہ بات تو واضح ہوئی کہ آواز اور خدمت ایک سے زیادہ خُداؤں کی ہے، مگر ہمارا خُدا جو قادرِ مُطلق اور کامل خُدا ہے ہر کام کیلئے اشخاص کا بالکل درست انتخاب کرتا ہے۔جس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ خادمین جو خُدا کا نام لے کر کلیسیاء میں چیر پھاڑ کر رہے ہیں اُسے تقسیم کر رہے ہیں، گرجا گھروں کا تہس نہس کر رہے ہیں، انہیں بیچ رہے ہیں اور کلامِ مقدس کی باتوں کو اپنے وعظوں میں صحیح طور پر نہیں سُنا رہے بلکہ اپنے مُفاد کیلئے بیچ رہے ہیں، وہ ہمارے خُدا کے خادمین نہیں بلکہ یقیناً اس جہان کے خُدا یعنی ابلیس کی آواز سُن کر اس پر عمل پیرا ہیں اور اِسی کے کارندے ہیں جو جہان ہی کی باتوں میں محو رہتے ہیں مگر اپنی خوش قسمتی یا پھر بد قسمتی کی بدولت مذہب کے نام پر قائم

شُدہ تنظیموں میں داخل ہو کر چند کاغذی ٹکڑے حاصل کرنے یا پھر ہتھیانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور یہ تصور محفوظ کر لیتے ہیں کہ یہ کاغذی ڈگریاں اُنہیں باقی کلیسیاء اور خادمین پر فوقیت دلاتی ہیں اور وہ خُدا کی آواز کو دوسروں سے بہتر سُننے اور سمجھتے ہیں جو کہ عین حماقت اور پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ ایسی جہالت کی امثال ہمیں اکثر و بیشتر نام نہاد مذہبی و کلیسیائی راہنماؤں کے اکھڑ رویوں اور بیجا تنقیدی وعظوں کی صُورت میں ملتی ہیں جس سے اُن بیچاروں کے کم ظرف اور حقیر ذہن کی ملکیت کا صاف پتا چلتا ہے مگر افسوس کہ ایسے نااہل بلکہ شرمناک اور غیر ضروری افراد کلیسیاء سے اپنے آپ کو الگ کرنے کی بجائے اس کے عُہدوں پر براجمان رہنے کو اپنا پیدائشی و مذہبی حق سمجھتے ہیں۔ کلیسیاء کو تقسیم در تقسیم کرنا ایسوں کا مشغلہء خاص ہے اور ضمیر شاید مردہ ہو جانے کی وجہ سے کسی طرح کی ملامت نہیں کرتا جس کی وجہ سے ایسے خادمین یسوع المسیح کی بتائی ہوئی ''اچھے چرواہے'' کی تمثیل کے بالکل برعکس 99 بھیڑیں تو گما یا پھر بھگا دیتے ہیں جبکہ ایک کو رکھ لیتے ہیں تا کہ اُنکی تنخواہ کا سلسلہ جاری رہے۔ غرض یہ کہ کلیسیاء کو پراگندہ کرنے والے ایسے پیشہ وَر خادم اپنے آقا (جہان کے خُدا) کو تو خُوب خوش کرتے ہیں مگر بالآخر نُقصان اپنا ہی کرتے ہیں۔

آج بہت سے نام نہاد مذہبی راہنماؤں سے اگر آپ کسی بات یا خیال پر اتفاق نہ کریں تو ایسوں کی کمی نہیں جو اس کو رُوح القدس کی تعلیم سے اختلاف بتلائیں گے اور دعویٰ کریں گے کہ سوالیہ نُقطہ اُن پر پاک رُوح نے عیاں کیا ہے لہذا درست ہے اور اس سلسلے میں کوئی سوال یا اعتراض واجب نہیں۔ مثال کے طور پر اگر اسی بات کو مزید سمجھنے کیلئے مختلف مکاتب فکر اور فرقوں کے لیڈران سے پوچھا جائے کہ شراب جائز ہے یا ناجائز تو ایک عام تصور ہے کہ جواب ملا جُلا ہوگا اور ہر شخص اس بات پر زور دیگا کہ اسکی بات کلام کے عین مطابق ہے لہذا درست ہے اور سوال اُٹھانے والا اس قدر اُلجھ جائیگا کہ کچھ سمجھ نہ پائیگا۔ لیکن اگر طبیب اُن اشخاص کو جو شراب کے خلاف ہیں اسکے استعمال کی تلقین کرے تو وہ ہرگز اسکے استعمال سے باز نہ رہیں گے۔ ایسی ہی ایک مثال مجھے میرے مسلمان دوست نے سُنائی کہ سُوأر حرام ہے مگر جانکنی کی حالت میں جب کچھ اور میّسر نہیں مگر کھانا بھی لازم ہے تو اسکا استعمال ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا ساری عُمر ایک شخص پرہیز اور تقویٰ کرے مگر دُنیا سے تقریباً رُخصتی کے وقت اسے توڑ ڈالے تو ساری عمر کے پرہیز کا کیا فائدہ؟ ایسا کیوں؟

آج ہم میں سے بیشتر خُدا کی آواز کو بھی اِسی طرح بیچنے کے خواہشمند ہیں جس طرح مذہب کے نام پر کُتب، موسیقی اور نہ جانے اور کیا کیا بکتا ہے۔ بُہت ساروں کا ایمان بھی بکاؤ ہو چُکا ہے اور وہ خُدا کی خدمت بھی روپے پیسے یا اپنے دیگر مادی مُفادات کیلئے کرتے ہیں۔ کلیسیاء سے محبت نہیں رکھتے اور اسکی ترقی اور بڑھاوے کیلئے کام نہیں کرتے بلکہ اسکی ملکیت سے اُنس رکھتے ہیں اور اپنی تنخواہوں کی آڑ میں زندہ خُدا تعالیٰ کو لُوٹ رہے ہیں اور اُسکے قہر سے بھی نہیں ڈرتے۔ میری ہر ایک قاری سے انفرادی درخواست ہے کہ آپ خُدا کی آواز کو سُنیے اور سموئیل نبی کی طرح بولئے کہ فرما خُداوند تو کیا چاہتا ہے، اور اس کی راہنمائی میں آگے بڑھیں۔ اگر آپ مستقبل میں خُداوند کی خدمت کی خواہش رکھتے ہیں تو ہر وقت اس سے رابطے میں رہیں۔ مسیحیوں کو مزید برائے نام اور ایسے مذہبی راہنما درکار نہیں جنکو خود معلوم نہیں کہ وہ کونسے خُدا کی آواز سُنتے اور خدمت کرتے ہیں۔ خُداوند آپکو بے انتہا برکتوں سے نوازے اور اپنے کرم و فضل کی دولت سے اپنی آواز کو سُننے کا فضل بخشے! آمین

عیدِ ولادت المسیح

اور سالِ نو مُبارک

منجانب: یُونس گل، رومیل پرویز نُور

انتظامیہ: ریڈیو پروگرام ''خُدا کی آواز'' برطانیہ

انجم بہزاد (کینیڈا)

قبر کے کتبے کے لئے مناسب آیات

زبور 15:116

خداوند کی نگاہ میں اُسکے مقدسوں کی موت گرانقدر ہے۔

امثال 10:7

راست آدمی کی یادگار مبارک ہے۔

امثال 32:14

صادق مرنے پر بھی امیدوار ہے۔

گنتی 10:23

کاش میں صادقوں کی موت مروں اور میری عاقبت بھی ان ہی کی مانند ہو۔

مُکاشفہ 13:14

پھر میں نے آسمان میں سے یہ آواز سنی کہ لکھ مبارک ہیں وہ مُردے جو خداوند میں مرتے ہیں روح فرماتا ہے بیشک کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اوران کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

واعظ 2:4

پس میں نے مُردوں کو جو آگے مر چکے اُن زندوں سے جو اب جیتے ہیں زیادہ مبارک جانا۔

۱۔ تھسلنیکیوں 16:4

کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مُقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اٹھیں گے۔

۱۔ کرنتھیوں 52:15

اور یہ ایکدم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور مُردے غیر فانی حالت میں اٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔

فلپیوں 21:1

کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع۔

مُکاشفہ 10:2

جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔

مُکاشفہ 12:3

جو غالب آئے میں اُسے خدا کے مَقدِس میں ایک ستون بناؤنگا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلیگا۔

رُومیوں 8:14

اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے واسطے جیتے ہیں اگر مرتے ہیں تو خداوند کے واسطے مرتے ہیں پس ہم جئیں یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔

۲۔ تیمُتھیُس 7:4

میں اچھی کشتی لڑ چکا میں نے دوڑ کو ختم کرلیا میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔

۲۔ پطرس 15:1

پس میں ایسی کوشش کروں گا کہ میرے انتقال کے بعد تم ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھ سکو۔

چوہدری رنجیت لعل نمبردار
میری اور میرے خاندان کی طرف سے
سب مسیحیوں کو کرسمس و نیا سال مُبارک۔

اظہارِ افسوس

مندرجہ ذیل افراد اس جہانِ فانی سے نومبر دسمبر 2011ء سے اب تک 2012ء میں رحلت فرما گئے۔

نمبرشمار	نام متوفی/متوفیہ	ولدیت/زوجیت	تاریخ وفات
1	داؤد مسیح	جلال مسیح	27-12-11
2	سوہن مسیح	بھاگ مسیح	31-12-11
3	سوسن بی بی	جلال حیات	01-02-12
4	برکت بی بی	سوہن مسیح	08-02-12
5	ینگسن سہیل مسیح	فرید ایوب	17-02-12
6	زینت بی بی	پرویز	21-02-12
7	سلیم مسیح	اللہ رکھا	26-02-12
8	آسیہ	امجد	27-02-12
9	مختار نسیم	البرٹ نسیم	08-03-12
10	نذیر بیگم	ایرک ڈیوڈ مارشل	07-04-12
11	انور حیدر	حیدر مسیح	24-04-12
12	عنایت مسیح	بشیر مسیح	11-05-12
13	ہنس راج	خریت	12-05-12
14	زرینہ بی بی	باباجان کالے پٹھان	14-05-12
15	الطاف مسیح	دانی ایل	15-05-12
16	نواب مسیح	سدھا	21-05-12
17	امجد پال شاہ	پال شاہ	23-05-12
18	ایلس	عمانوایل پھولامل	29-05-12
19	یونس	ہیرالال	03-06-12
20	زینت بوٹا	بوٹا مسیح	04-06-12
21	شیرل	بابر گل	16-06-12
22	کرم بی بی	عبدالعزیز	03-07-12
23	انور خان	داؤد خان	13-08-12
24	نیرا قبال	مائیکل جان	23-08-12
25	نسیم جوزف	جلال دین	27-08-12
26	سلامت گیانیہ	عبدالرشید	13-09-12
27	سرفراز احمد شرف	سکندر شرف	16-09-12
28	زرینہ مسیح	دانیل مسیح	25-09-12
29	پروین بی بی	عمانوایل	28-09-12
30	ارشد	عمانوایل	06-10-12

مسز مختار البرٹ نسیم

ہماری قابلِ احترام اور معزز ممبر
میجر مسز مختار نسیم زوجہ کرنل (ریٹائرڈ) البرٹ نسیم
مورخہ 8 مارچ 2012ء صبح 8 بجے پی این ایس شفاء کراچی میں انتقال کر گئیں۔ ینگسن ویلفیئر سوسائٹی کے تمام ممبران اُن کی وفات پر اُن کے خاندان کیساتھ اس دُکھ میں برابر کے شریک ہیں ہماری دُعا ہے کہ خُداوند اُن کے خاندان اور عزیز وا قارب کو تسلی، صبر اور اطمینان عطا فرمائے۔ آمین

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

ینگسن آباد میں مورخہ 25 دسمبر 2011ء کو کرسمس پر لی گئی تصاویر

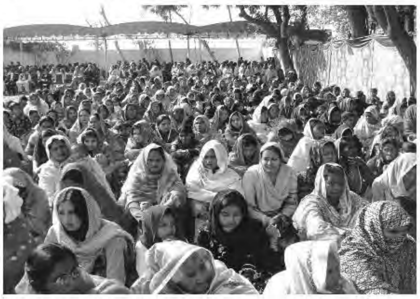

Happy Christmas and
New Year 2013
From: E. Saleem Bhatti & Family (Advocate)

Happy Christmas
& New Year 2013
From: Ethel Morgan & Family

Happy Christmas
and New Year 2013
From: Mr. & Mrs. Safder Massey (Peshawar)

Happy Christmas
and New Year 2013
From: H. Javed Bhatti & Family

forgive each other.

19. Life's most urgent question: what are we doing for others?
20. When thoughts are "pure and positive" then life is always "meaningful and beautiful".
21. Opportunity does not knock the door, it presents itself when you beat down the door.
22. Kill the tension before it kills you. Live your life before life leaves you. But most important: turn to God before you return to God!
23. Don't feel upset with people or situations, both are powerless without your reaction.
24. Jesus' compassion is enduring even when you are unaware.
25. We are at our best when we are serving others.
26. The Bible is the Christians blueprint for life.
27. In every desert of despair God has an oasis of comfort.
28. God speaks to those who take time to listen and He listens to those who take time to pray.
29. Our greatest need is not guidance in life; it's a relationship with God.
30. People end unhappy in life only because they make the mistake of taking permanent decisions on temporary emotions.
31. The first to apologise is the bravest, the first to forgive is the strongest and the first to forgive is the happiest.
32. Anger is the condition when the tongue works faster than the mind.
33. The law will make you self-occupied but the grace will make you Christ occupied.
34. Works of love are the works of peace.
35. When troubles come, that's the best time to learn to become humble.
36. The end of all learning is to know God and out of that knowledge to love Him and try to be like Him.
37. Our character is measured by what we do when no one is looking.
38. When we feel unimportant, unloved or insecure, let us remember we belong to Jesus.
39. Christians at war with each other are not at peace with their heavenly Father.
40. As we grieve the death of those we love, we cling to Jesus' promise of life beyond death.
41. Temptations will knock at your door; don't ask them to stay for dinner.
42. We may not know what the future holds, but we can trust the One who holds the future.
43. Delay is not denial, keep on praying.
44. You are the author of your book on the Day of Judgment; make sure it is well worth reading.
45. The greatest tragedy is not death but life without Jesus.
46. Never try to defeat people, just try to win them.
47. Work for a cause, not for applause.
48. Sympathy is life perfected by experience.
49. God desires that we show respect to all people because everyone bears His image.
50. A morning Prayer: Oh Lord my God to thee I pray. Protect me from all evil throughout the day.
51. Kindness is the language which even the deaf can hear and the blind can see.
52. Tension is a total wastage of time. It can not change anything, but surely keeps us busy to do nothing.
53. Contentment is not possession of everything but giving thanks for everything we possess.
54. A man must be big enough to admit his mistakes, smart enough to profit from them and strong enough to correct them.
55. God always works with workers and moves with movers but does not sit with idle sitters.
56. Honesty means freedom from cheating.
57. Hard work without talent is a shame but talent without hard work is a tragedy.
58. Charity begins at home but it should not end there.
59. The place of humility is the place of power.
60. Is Jesus to be just admired or worshipped?
61. Mercy is an unearned blessing bestowed by God on an unworthy recepient.

The New Testament gives us the expository answer to this question. It is by believing in the sacrificial death of Jesus Christ which takes away everyone's (who believes in his sacrificial death) guilt of sin and reconcile man with his Creator. But it's not our focus here.

Now let's say, we believe in the sacrifice made by Jesus for our sins and because of this belief, we also believe that we are saved and have restored our relationship with God. John says, "If, then, we say that we have fellowship with Him, yet at the same time live in darkness, we are lying both in our words and in our actions."(1 John 1: 6). So our moral life is a reflection of our relationship with God. If we claim that we are reconciled with God by believing in the sacrificial death of Jesus, but still in our everyday life we don't trust God then I think we need to reevaluate our claim. It's the little choices we make every day that show whom we trust. Whether it's choosing how to make a bank statement, passing a test, what to watch on the internet when no one's around or taking care of the environment; in all of such situations we make a choice.

To sum up about sin, relationship and trust, think of a husband who commits adultery against his wife. He comes back home and asks for forgiveness, and the wife forgives him. He commits adultery again and gives his wife expensive gifts and asks forgiveness. Do these expensive gifts mean anything to the wife? Do these gifts help her regain her trust on her husband? There would come a time when wife will finally have to completely free herself from having any relationship with her husband. This would be in the form of divorce. Same kind of relationship is between us and God. He is being merciful enough to forgive us of our continuing sins till now but a time would come when he will completely forsake us and give us what we have chosen for ourselves throughout our lives i.e. having no relationship with God. This will be in the form of hell, where there is absolutely no good and complete separation from God.

Mrs. Sunita Noman (USA)

Pearls of Wisdom

1. Moral courage is required in grief and religious courage while rejoicing.
2. God's plans for our lives are always better than our dreams.
3. God's love is always greater than our disappointments.
4. Real richness is when you are so expensive that no one can buy your character.
5. If your gospel is not touching others, it has not touched you.
6. Faith is taking the first step even when you do not see the whole staircase.
7. Sympathy is love perfected by experience
8. Victory belongs to the most persevering. (Napoleon)
9. When the world says "give up" hope whispers "try it one more time!
10. If you do not control what you think, you can not control what you do.
11. He who governs his passions is powerful.
12. Love is to suffer for others in a practical manner.
13. Who is RICH? He that is content and grateful in every situation.
14. Who is WISE? He, who is willing to learn from every one,
15. The most important time to hold your temper is when the other person has lost it.
16. If you judge people, you have no time to love them.
17. Hate within will eventually destroy the hater.
18. Hatred shoots up from unforgiveness. So let's

Sunfnat Wasti

Whom to Trust

These days I am applying abroad for my M.Div. Since I cannot afford the high cost, I am looking for people who could help me. To get the visa, your bank balance has to be big enough to show that you will be able to bear all your expenses during your stay abroad. My father certainly doesn't have that. In Pakistan getting a bank statement isn't a problem. These days I have been enlightened with an idea every now and then, by very respectful and faithful elders and friends, that I should borrow money from other people, put it in my bank for some time, get a fake bank statement, lie to the concerned people that it's my own money, get a visa and go to study Theology.

Most of us, especially in Pakistan don't think about what we are doing. Even if we do care, our thinking is so much influenced by the prevalent culture that we reach false conclusions. We think in terms of good deeds and bad credits. It is probably because of living in a culture that is greatly influenced by the majority community, that makes us think that we can undo our bad deeds by doing equal or more good deeds. But this is not the biblical understanding of sin.

Sin, according to the Holy Bible is disobeying God. It's choosing to obey someone other than God. Let's try to understand it by the story of Adam and Eve, the story where sin actually emerges for the first time. The serpent told Eve that by eating the fruit of the forbidden tree they will certainly not die rather they'll become wise. At this moment, Eve had to make a decision. She saw that the fruit was beautiful (apparently) and she also wanted to be wise. Now the decision that she had to make was to choose whom to trust, the God who created her or the serpent. And we know what she (and Adam) chose. They chose to trust the serpent over the one who had created them. Trust is the most important thing in relationships. Without trust, no true relationship can survive. What Adam and Eve did was same as telling God that they knew better what is good for them, more than He knows. They made a decision that they no longer trust their Creator. After that the relationship between God and man was broken. Both were separated from each other and because of this death and all sorts of bad things came into the world'.

So sin is breaking the relationship or separation from God. Once it is understood, it's easier to understand that sin is not something that just gives us a negative score which can be compensated by doing some charity or other good deeds; and at the end of our lives if we end up having a positive score we go to heaven. Remember, Adam and Eve did so many good deeds by following whatever God would be telling them to do before they just once chose to disobey him. If their deeds were to be weighed on a weighing scale they must have had much more good deeds than bad. But choosing to sin just once separated them from God and they were sent away from the Garden of Eden. This is because God is light and there can be no darkness in light.

Now, we know that everyone is a sinner. According to the Old Testament if we even desire our neighbor's possession we are sinning, because we are not trusting God that He has given us everything that is good for us at that point in time. There is no one who can claim that he is without sin. Hence, everyone is under the guilt of sin which has separated us from God.

The biggest question in the whole of Old Testament is how to do away with this guilt of sin which has separated us from having a relationship with our Creator and it does point to the answer through the symbolism present in the Jewish religion.

انجم بہزاد کی شادی پینزی شوکت سے مورخہ 7 جولائی 2012ء کو کراچی میں ہوئی

سارہ دُختر نجیب واسطی کی شادی مورخہ 11 اپریل 2012ء کو ڈاکٹر ثاقب سے لاہور میں انجام پائی

زمان دل جان کی منگنی کی تقریب مورخہ 18 دسمبر 2011ء کو کراچی میں ہوئی

تُم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی مُنادی کرو۔ (مرقس ۱۶:۱۵)

خُدا کی آواز

بشارتی ریڈیو پروگرام

ہراتوار کی صبح 8 تا10 برطانیہ
دوپہر 1 تا3 پاکستان

خُدا کی آواز پروگرام برطانیہ کے امبر ریڈیو پر نشر کیا جاتا ہے جو ایف ایم 103.6 پر والسال (برمنکھم) کے گردونواح میں سُنے جانے کے علاوہ بذریعہ انٹرنیٹ تمام دُنیا میں بھی سُنا جاسکتا ہے کُرہِ اَرض کے کسی بھی حصّہ میں براہِ راست یا ریکارڈنگ سُننے کیلئے وزٹ کیجئے۔

دعوتِ عام

خواہ آپ دُنیا کے کسی بھی خطے میں مُقیم ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کے وسیلے خُدا کی آواز دُنیا بھر میں پھیلے سامعین تک پہنچے تو پروگرام کی انتظامیہ سے رابطہ نیچے دیئے گئے ذرائع کے استعمال سے کریں۔

KhudaKiAwaz@Gmail.com
skype KhudaKiAwaz
facebook /KhudaKiAwaz
دورانِ پروگرام رابطہ کیلئے:
0044-1922-722707

Available on

پروگرام کے پیشکار

رومیل پرویز نُور

یُونس گلِ

مسیحی شاعری

Masihi Shayari
PROMOTING MASIHI SHAYARI

www.MasihiShayari.com

اگر آپ مسیحی شاعر/شاعرہ ہیں اور اپنے کلام کو اِس ویب سائٹ پر مفت شائع کروانے کی خواہش رکھتے ہیں تو ضرور رابطہ کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ خُداوند نے بہت سے لوگوں کو اشعار کہنے کی نعمت سے نوازا ہے جو اس ذریعے سے خُداوند کی خوشخبری کے کلام کو پھیلاتے ہیں۔ اُن نظموں اور غزلوں کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ساری دُنیا کے سامنے لے کر آئیں اور مختلف خطوں میں بسنے والے افراد کیلئے برکت کا باعث بنیں۔

رابطہ: info@MasihiShayari.com

مسیحی سونگز

Masihi Songs

www.MasihiSongs.com

ہر مُتنفّس خُداوند کی حمد کرے۔ (زبور ۱۵۰:۶)

روحانی گیتوں، غزلوں، قوالیوں اور زبوروں کی سب سے بڑی ویب سائٹ کو وزٹ کیجئے اور خُداوند کی حمد وثنا میں مسرور رہیے۔

کلامِ خُدا

www.KalameKhuda.com

دُنیا کی سب سے بڑی اُردو/پنجابی مسیحی موضوعات کی ویب سائٹ سے دُنیا کے کسی بھی حصّہ میں روحانی غذا نوش فرمائیں۔
اگر آپ کا شُمار اُن خادمینِ مسیحا میں ہے جو کلامِ مقدس کی تفسیر کی نعمت رکھتے ہیں تو رابطہ کیجئے اور ریکارڈ کردہ پیغامات آن لائن لائبریری میں شامل کرنے کیلئے ارسال کریں۔

info@KalameKhuda.com
/KalameKhuda

کلامِ خُدا

کلامِ خُدا کی مفت سروس اب آپ اپنے iPhone, iPod, iPad پر بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

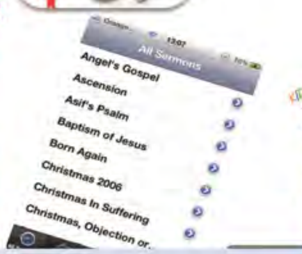

KalameKhuda.com/kids
KalameKhuda.com/forum
KalameKhuda.com/blog

مسیحی اُردو ایپس آپکے موبائل پر۔۔۔

Christian Urdu Apps on Your Mobile...

Mazameer — Gospel of John — Hamdosana — Khuda ki Awaz

KalameKhuda — Urdu Gospel — Urdu NT

Also Available on Android/BlackBery

BlackBerry

*تمام ایپس آپ مُفت اپنے آئی فون، آئی پوڈ، آئی پیڈ، انڈرویڈ اور بلیک بیری پر حاصل کرسکتے ہیں۔

All apps are free to download on your i Pod, i Pad, i Phone, Andriod and Black berry

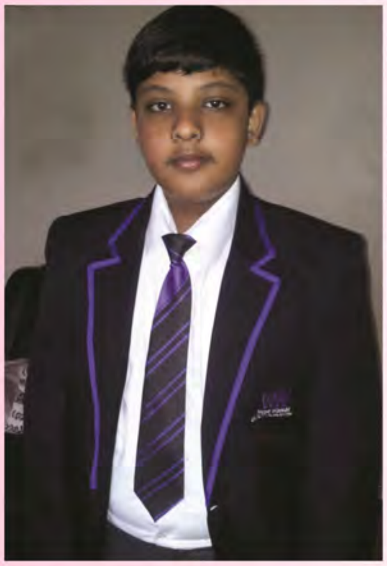

آشراروما

ینگسن آباد کا ہونہار طالب علم آشراروما رگل
جس نے اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا کر
ینگسن آباد کے مستحق لوگوں کیلئے کرسمس پر
-/6000 روپے ینگسن ویلفئیر سوسائٹی
کے اکاؤنٹ میں بھیجے ہیں۔ ینگسن ویلفئیر
سوسائٹی دُعا گو ہے کہ خُدا اِس کو برکت
دے اور دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا
فرمائے۔ آمین

منجانب

ینگسن ویلفئیر سوسائٹی، ینگسن آباد، پاکستان

Youngson Welfare Society Congratulate! Mr Diljohn on the birth of their grand daughter Alisha Noman Diljohn

Congratulations on the New Family Member!

مورخہ 23 دسمبر 2011ء کو ینگسن ویلفئیر سوسائٹی کے زیر اہتمام کرسمس تحائف بانٹنے کی تقریب کی تصاویر

انگلینڈ میں اتھل مورگن بھٹی کی اکتوبر 2012ء میں سوسائٹی کے چیف پیٹرن اور جنرل سیکرٹری سے ملاقات کی یادگار فوٹو